بفیض خلاق زمین و زمان فضل بنائی مکین و مکان تعالی شانہ
نسخہ صحت یافتہ نظر ثانی مصنف نظامی مرتبہ منشی شنکر دیال فرحت سلمہ
بعد تکمیل اخذ حق تالیف مصنف موصوف سے واسطے افادہ طبع اور ارباب مطالعہ کے
بمطبع منشی نولکشور مین مطبوع ہو کر اہل جہان مین شایع ہوا

سداشیو جی ادہر ہمہ تن مہربانی
جناب سوت جی یون ہین گہر ریز
کر ای سرمایہ امداد ہستی
کہا اک ہیشتر تھا عالم ہو
ہوئی اول نمایان دو زن و مرد
ہوئی سروپ طاقت عیان ہین جیسے
عناصر ہین بنا اُن سی ایجاد
ملو یون نام کا اوکی تبیین
وہ سوئی بت گل احمر کہلا ایک
عیان گل سی بہ رنگ زر ہوا ہین
ہوا ہین نغرہ تکبر سے بھر
جو پایا ہینی ایمای عبادت
نمایان چار بانہ وہنی بازہین
کہا ہینی کہ ای سرمایہ ناز
کہا ہینی کہ ہم تم ہین برابر
یہ زرق برق تھی صورت برقیا
سری بھگوان بنکر شکل بارہ

ملی جلدوی کار مدح خوانی
برنگ ابر نیسان مین گہر ریز
کہو کیفیت ایجاد ہستی
وہ گل تھا نا مجسم صورت لو
بھرا راہ تعجب سی دم سرد
اوٹھا طوفان یکایک جیسے تم زن
سپہر و خاک و آب و آتش و باد
رجوگن ہی ستوگن ہی تموگن
میان ناف نیلوفر کہلا ایک
مثال آئینہ ششدر ہوا ہین
رہی گردش دوبارہ سو برس تک
ہوا غواص دریای عبادت
وہ فوروں لہری طرز سخن ہین
نہو خلوت ہین سیر ہی رخنہ انداز
مثال نور مردم ہین برابر
تو ہم دریا سے حیرت ہین ہوئی غرق
گئی سخت السر اکو بھر کی اک آہ

رکھی نسبت چار سو سی حلقہ زن ہین
روایت ہی کہ نارونی بصد سوز
سداشیو جلوہ گر کیونکہ ہوی ہین
ہوئی جب نخچہ بینش نیرنگ اعجاز
ہوئی لیدن دفعتہ اکاس بانی
ہوئی زن بس و گرہم خواب آرام
ہوئی ہیں بتین گن زن ہی عہدہ
ہو دی پیدا ہوئی تینو نسی یکبار
طریق وصف مین گمراہ ہی عقل
بہرا ہین نیچ گل مین تا بصد سال
سنی ہینی ندائی ملہم غیب
ہوئی بہر بشن جی او بشن سی پیدا
گدا تھا سنگہ تھا چکر و پدم تھا
کہا ہم مالک کون و مکان ہین
غرض وہ دونو ہوئی سرگرم پیکار
ہوئی وہ دفعتہ غافل نظر سی
بہ شکل ہنس بہرین ہی بصد جوش

پتنگی گرد شمع انجمن ہین
گذارش کی مری بڑھا یکرو رز
عیان شمس و قمر کیونکر ہوی ہین
کھلا چشم جہان سی پردہ راز
کرو تم بندگی ہین جا قضا نی
ہوا تاراین و تارا بیرنام
سبھی برکند گل ہی گلشن سی ہویدا
وہی بھی جو بانی ہین اہنکار
بیان طول ہین کوتاہ ہی عقل
کھلا لیکن نہ مطلق عقدہ حال
عبادت کر عبادت کر بلا حیلہ
چمک سی جنکی پیراہن ہی پیدا
عیان نور بہ قدم بہ ہر قدم تھا
کرم بخش زمین و آسمان ہین
تجلی اک ہوئی فورا نمودار
اوٹھا تب شعلہ حسرت جگر سی
اوڑا بھر تجسس صورت ہوش

ادھیای تیسرا بیان ظہور سداشیو جی اور درشن دینا بشن جیو اور برہما جیو کو

جو واجب تھی ہر اک کو شرکت بہم
رہ کیلاس اس قدر سی کیا عزم

مچا تھا شور و ہمہ ہم اک طرف سے
صدای نغمہ و آواز دف سے

مہاراج آپ بھی گرم سفر ہوں
خوشی سی رونق بزم پدر ہوں

رہیں دم منتظر تا آمد شام
مگر آیا نہ خط قاصد نہ پیغام

نہیں پرجا و خورد کار بھی ہوش
لہذا یاد اقدس کی فراموش

سنا سب نے کہ چلکر کبھی سیر
تکلف چاہیے اوسکو جو بیہوش

کہا لازم ہے خود جاؤ البتہ کو
پدر آور شوہر اور مرشد کی گھر کو

تمنا ہی کہ میں رخصت طلب ہوں
شریک جلسہ بزم طرب ہوں

مہارانی چلیں ہمراہ و حشم سے
ہوئی روشن زمین نور قدم سے

سواری اوتری خود اس گھڑی جا
اندھیرا چھا گیا غم سی نظر میں

نہ آہٹ جگ میں شنکر کی دیکھی
کشیدہ ہستی والی گھر کی دیکھی

کہا تب یہ جو نے منعو رہیں وہ
کہ نزدیک خرد سے دور ہیں وہ

کبھی جوگی میلا ہم جسم نہو گا
کہ ذرہ نیر اعظم نہو گا

ستی جی نے کہا بس بس نکر جوش
بہت کچھ کہہ چکا خاموش خاموش

یہاں آکر پشیمانی ہوئی خوب
ادائی رسم مہمانی ہوئی خوب

جلا و مٹا جسم سی اک شعلہ ناک
ہوئیں جلکر ستی جی تو وہ خاک

وہیں تن سی سر خود سر اوتارا
وہ سر مثل خیار تر اوتارا

وہاں خود یوتا تھی زیب محفل
لگی کہنی بصد بیتابیٔ دل

نہیں گر صورت بہبود ہوگی
جہان سی رسم جگ نابود ہوگی

کہا کہ یہ سر نہ اد سکے تن پہ
پڑی گے جسم میں روح مکرر

کہا امید ہے چشم عطا کے
زبان بند ہیں توصیف و ثنا کی

چھپا نا غضب سے ہی تماشا
فقط تھا اونکی قدرت کا تماشا

کرم بخش عوام الناس ہیں وہ
مگر ہم تم کیلاس ہے وہ

ہمنچل کوہ کی دختر ہوئیں پھر
وہی محبوبہ شنکر ہوئیں پھر

کہا ای دانندہ راز پرستش
کہو انجام و آغاز پرستش

تو کھولا سوت نی قفل دہن کو
کیا یوں سبز گلزار سخن کو

چلی بیٹیہ اٹھا اکر یا دل شاد
وہیں تک خود نمائی میں دل چاک

چلی مثل صبا سوئی چمن سب
ہوئی رونق فزای انجمن سب

ستی نے سنکی حال فرحت اندوز
کہا شب سی مثال فرحت اندوز

کہا جانے لگے کیوں آپ طلب ہم
چلیں یوں دیدہ و [illegible] کہ ہم

ستی جی نے کہا اسرار شب سے
ہوئیں یوں مرجع گفتار سب سے

سر انجام طرب درکار ہوگا
خیال انصرام کار ہوگا

کہا اب تک کوئی آیا نہ پیغام
ہمیں ہی خود بخود جانے سے کیا کام

نہیں کچھ عیب ہے گر بی طلب جائے
بدستور اپنے نہ ہوتی ہی جب جائے

سحر دیکھا تو شب بھولی کہا خیر
کہ تھی کچھ ہونیوالی سیر مینا سے

مگر لینے نہ کوئی گھر تلک آیا
نہ پھر پیشوائی در تک آیا

پئی تعظیم وہ خود سر نہ اوٹھا
نہ دیکھا جانب دختر نہ اوٹھا

ستی جی بول اوٹھیں جوش غضب سے
نہیں یاں ذکر شنکر کس سبب سے

جہاں میں واجب التعظیم ہیں ہم
کہ شاہنشاہ ہفت اقلیم ہیں ہم

مقدر تہا کچھ اونکا بر سر اوج
جو ایسی دختر سلطان ملے زوج

سمجھی یہ در جزا افزون نہوگا
زمیں کو رتبہ گردوں نہوگا

اہانت سنکے مرجانا ہے بہتر
بس اب جی سی گذر جانا ہی بہتر

غضب سی پیر پہلے [illegible]
کیا اوس محفل عشرت کو برہم

سدا شیو حال ماتم سنکی آئی
بصد جوش غضب تشریف لائے

نوازش و چہرہ فرماتے آپ
عنایت کی نظر فرمائے آپ

تصدق کیجیے پیاری کا اپنی
اگر ہی دہیان سرداری کا اپنی

رکھا جب سر تو اوشہ نازندہ ہوکر
قدم پر گر پڑا شرمندہ ہوکر

اوسی دلسی جہان میں کھل گیا ان
ہوئی یہ شور گنبد کی آواز

چلیں بہجانہ ہی اک شہرہ عام
جہاں میں ہی سری جبالا مکھی نام

گدا کو زر ملے سب زور کو زور
سنو رہو سر اسرار ویدوں کو [illegible]

سنا حال ستی جی جب کہ سارا
رکھو رنج یوں گذارش کی دوبارا

ستی جی کیوں ہوئیں منسوب شنکر
ہوئیں کس وجہ سی مرغوب شنکر

اوٹھی ہیں از طلوع مہر انور
کری کچھ ذکر شب بالای بستر

برہمن [illegible] جوتشی اور بیس ذی علم
چہارم سو اہل دانش و علم

نہیں اوسکی دنیا بازو مین پایچ
مثل وہ ہی نہیں کچھ سانچ کو آنچ

وہ اہل زر نہ عالی خاندان ہے
جو سچ پوچھو تو ننگ خانمان ہے

جلایا کام کو اب کام کیا ہی
خیال و خواہش آرام کیا ہی

وہ بڈھا ہوچکا تو نوجوان ہی
سدا فرق زمین و آسمان ہی

کہا گوری نی جھنجلا کر کہ بس بس
بہت کچھ کہہ چکا اوصاف اقدس

اونہین سی گرم ہی بازار ہستی
وہی ہین مالک گلزار ہستی

اونہین سی علم و ادب ہنر ہی
اونہین سے انتظام بحر و بر ہے

موقوف دولت دنیا کھری ہے
جوانی ہاتھ باندہی ہر گھڑی ہے

ہی خود مشکل جوگی فارغ البال
گیا اہل جہان کو صاحب اقبال

سری گوری اوٹھین منھ دھو کی
کہ ہون جوگی سی روپوش بطرز

کہا مجکو نہین تاب جدائی
غضب سے آگئی بی اعتنائی

وہ دیدہ جہیز و راحت ندیدہ
وہ قامت صورت ابرو خمیدہ

بری ہی دانش و علم و ادب سے
سدا مرکھٹ مین جا بیٹھا ہی سب سے

حضور سربلندان پست ہی وہ
سرور رنگ مین الست ہے وہ

تغیر اوسکا ہو نیکا نہین حال
نہ کوا چل سکیگا سفس کی چال

مگر قولی نہین شنکر کو دیکھا
جو دیکھا ہی تو بازیگر کو دیکھا

بڑی ہین اہل دانش مین جری بھی
گن سی پاک عیبونسی بری ہین

جو سردار زمین و آسمان ہو
اوسی کیا احتیاج خاندان ہو

وہ آنکھ اوٹھا کے گر دیکھین کہ ہم سے
بشر پاوی رہائی قید غم سے

خوا صورت کہا جوگی کو ٹالو
خزان کی طرح گلشن سی نکالو

جو کامل الفت کا دل مین پایا
تو شب نے جلوۂ درشن دکھایا

بہ شوق دل چلو کیلاس تک تم
رہو آئینہ سمان پیش نظر تم

سدا شیو جی ادہر بھی جوش حسرت
موصوف بھی ہو ہم آغوش حسرت

اتہیا ہی پنڈوان پیغام بہیجنا مہادیوجی کا ہمنچل کو شادی کیواسطے

کہا گوری نی گھر رخصت کرین آپ
ابھی پیش پدر رخصت کرین آپ

غرض بعد از قبول مدعا وہ
سو کاشی ہوئی رونق فزا وہ

پرستش کرکی پر کرمان پہونچی
مثال سایہ قدمون پر گری ہی

ہمنچل سی کہو پیغام شادی
کری تیاری انجام شادی

ہوئی داخل میان قصر شاہی
بزیر سایہ عالم پناہی

رکہون نی باعث آمد سنایا
پیام شب بشند و مرسنایا

مرا گھر بار مال و زر فدا ہی
اجی خاک قدم پر سر فدا ہی

سنا گر حسن اخلاق سدا شیو
کیا مینا کو مشتاق سدا شیو

دکھایا جلوۂ رخسار گوری
پلایا شربت دیدار گوری

ہمنچل تحفہ اعجوبہ لایا
دم رخصت قدم پر سر جھکایا

شریک انصرام کار ہون آپ
ادا کی فرض مین مختار ہون آپ

سرور رنگ مین بہولی مہادیو
غم دنیا و دین بہولی مہادیو

کہو پر مہا جناب لبشن جی سی
ہر اک باشندہ امر لوکی سے

خبر کر دیجیو چار دن مین
شمال و مغرب و مشرق دکن مین

ادا ہو جلد رسم کتخدا سے
گران ہی ذات اقدس کی جدائی

سری گوری بھی آمین اپنی گھر کو
سنایا ماجرا مادر پدر کو

بلا کر تہنیت رکھہ کو شب نی یکروز
ہوئی محو مقال فرحت اندوز

چلی وہ مثل صرصر لیکی پیغام
بسان قاصد فرخندہ فرجام

غرض بنشست ادب سلطان حرم کی
ملی خاک اپنی ماتھی پر قدم کے

وہ بولا سنکی تقریر گہربار
زہی قسمت زہی بخت بلند گا

رکہونکی ہمنشین ہی نندھتی کن
ہوئی وان وہ بھی جاکر جلوہ افگن

رکہون کو شائق درشن جو پایا
سری گوری کو مادر نی بلایا

رکہون نے ڈنڈوت کرکی دعا سے
کہ نکلی دل سی خار نامرادی

کہا بالفرض فرض غیر ہی یہ
مگر سمجھو کہ کار خیر ہی یہ

رکہون نے بھی قبول مدعا کر
سنائی داستان شمبھو کو جاکر

کہا نادسی تم سبکو خبر دو
نوید مقدم باد سحر دو

زمین سی آگن سی جل ہی پون تک
کہو ہر طبقۂ چرخ کہن سے

جو آکر رونق محفل نہو گا
وہ عفو جرم سے قابل نہو گا

یہ کھہ آئی اوسی دم جا کے نارد
سدا شیو جی یہ ہنگام طرب ہے
عطا ہو ابنی سہرہ کی تبھا ور
زمین صحن گلشن تھی زر افشاں
غرض حاضر ہوئی ارکان دولت
رکھون کی غول فوج دا کہشں تھے
تماشائی ہوئی اہل زمانہ
سواری قرب دروازہ جو آئی
لیی نارد کو مینا بے تحاشا
سبھی اپسرا گندھرب نکلے
زمین و طبقہ اکاس دیکھی
گمان شب ہوا مینا کو سب پر
ہوا ہر لنگ شمبھو نمودار
لگی کے صاف سری تن نہین ہے
لگی ہین مار چھیدہ پڑے ہین
کہا نارد نے از راہ تبسم

ادھیائی سولوان اتہاس جھابادھی جی کا پرنچل کی ہکا

کہ ہون صید سحن پر حملہ آور
ہر اک گیسوی سنبل عنبر افشان
کہ تھی وابستہ دامان دولت
زہجوم دیوتا سی کشمکش سے تھے
چلا نوشہ بڑھا نقار خانہ
چلا سلطان برای پیشوائی
چڑھی کوٹھی پہ مشتاق تماشا
لب دولت سرا گندھرب نکلے
جو دیکھی بندہ کیلاس دیکھی
مگر نارد یہی کہتی تھی ہنسکر
روان مانند موج بحر ذخار
کسی کے حلقہ گردن نہین ہے
بشکل مار پیچیدہ پڑے ہین
گیا مینا کو آگاہ تبسم
یہ کہنا تھا کہ مینا ہو گئی بیہوش

جو آئی فصل گل باغ جہان مین
جہان کو تھی امید عقد شمبھو
ملک تھی دیوتا تھی جن تھی اپسرا تھی
برات ارباب محفل سج رہی تھی
چلا ماہی مراتب آگے آگے
نہایت جوش کر و فر سے آیا
قریب در جو نوبت خانہ پہنچا
چوان جی کو برن کو چشم کر دیکھا
سری پر جا بجا خاب بتن نکلی
یہ ہین سب بندہ درگاہ شمبھو
بشاخ ور اکثن ہتال دیکھی
جو مینا نے بچشم غور دیکھا
نہ تن پر زینت زیور نہ پوشاک
سقدر بر سر امداد پایا
زمین پر گر پڑی از خود فراموش

ہوئی پھر آستان بوس آ کی نارد
تجھی بھی خواہش خام طرب ہے
پھر اک اور تھی عنا دل بوستان مین
سنی باری نوید عقد شمبھو
فلک تھی انجم و شمس و قمر تھی
مچا تھا شور باجی بج رہی تھی
سقدر خنت تقدیر دن کی جاگی
قدمبوسی کو چشم و سر سے آیا
بہجوم جلسہ شاہانہ پہنچا
قمر کو نیر اعظم کو دیکھا
منیت سے ہم کاب بشن نکلے
عجب ہی جلوہ دلخواہ شمبھو
جو دیکھے سب پریشان حال دیکھی
تو نوشہ کو سوار ثور دیکھا
مگر چیرہ پہ تھا گلگونہ خاک
رہی قسمت جو یہ داماد پایا

سدا شیو جی اور چشم عطا ہو
جناب شوہت مین یون بر سر حال

ادھیائی سترہوان بیقراری مینا کی اور سمجھانا بشن و برہما کا او

کرتم سر بستہ جو دیکھا ہو
سنو بیتابی مینا کا احوال

اب کیلاس پہونچے باجل
ہوئی اوج فلک سی بادہ گل
پڑہی ہی ادہیا جو کوئی اکبار
سدا فضل سداشیو ہو مددگار

سداشیو کی قدم پر سر جہکا کر
چلی سب یاترہ ترجیح پاکر
مسرت بندہ تا شاد پاکے
جہان مین دولت و اولاد پالی

ادہیای نہلوان بیان پیدایش سوام کارتک یعنی اگن پتر کا

سداشیوجی اودہر چشم شفاعت
عطا ہو للہ توفیق اطاعت
سری گورجا کی ہر ذرہ قدم کا
زمین پر صورت خورشید چمکا
لگین رہنے سداشیوجی سی ہمدوش
انہیں ہمدم خلوت ہم آغوش
زبس تہی دیوتون کو انتظاری
کہ ہو اب آمد فصل بہاری
کہ پاوین دست تارک سی رہائی
ملی زخم جگر کو مومیائی
ہوا سب کو تردد عائد حال
کہ تہی مشکل جنا آفت سی پامال
رضائی مالک تقدیر کیا ہی
تغافل باعث تاخیر کیا ہی
اگن کو اپنی محفل مین بلایا
سب اوسکو قصہ تارک سنایا
خوشی کا کشور دل مین عمل ہو
ہمارا عقدہ لاحل یہ حل ہو
وہ فوراً بن گئی شکل کبوتر
بچشم و سر ہوئی پابوس شنکر
جناب شمبہو نی ہو کر غضبناک
گرایا تخم اقدس بر سر خاک
گرا وہ گوہر تابان صدف مین
فروغ مہر نہایت الشرف مین
اوٹہائی کون بار وہ جہانکو
ہوا اک مہ سکی کوہ گران کو
مگر تہی اونکو کب تاب تحمل
کناری پر لگا اپنے تامل
ہوا قطرہ سی اک فرزند پیدا
بہ رنگ قدرت کامل ہویدا
ہر اکسو تہی خوشی کی کارخانی
سجائی دیوتون نی شادیانی
چہہ دختر تہین کیسی اچہی گلفام
پری رو نازنین نازک اندام
صدائی گریہ فرزند سن کی
ہوئی ششدر جو اس نخل اونکی
زبس جوش ترحم دل مین آیا
اوسی آغوش شفقت مین اوٹہایا
لیا پہلو مین اوسکو صورت دل
مثال آئینہ رکہا مقابل
اوسی سب دیوتا پہر لیکی ہمراہ
گئی کیلاس پر با عزت و جاہ
سداشیوجی نی جب دیکہا وہ فرزند
لیا پہلو مین اپنی ہو کی خورسند
سمجہکر اوسکو مخدوم زمانہ
بہت کی التفات والدانہ

ہوئی شب اک زینت بخش کیلاس
غبار غم نہ دل پر گرد وسواس
ہوا کیلاس کا رتبہ جو بالا
زمین تہی عالم بالا سے اعلی
ہوا رنج جدائی دلشکستہ
خوشی تہی آگی ہر دم دستبستہ
سداشیوجی سی گر پیدا پسر ہو
ہمارا نخل مطلب بارور ہو
اسی صورت سی گذری مدت چند
ہوا پیدا نہ شنکر جی سی فرزند
ہر اک غم سی یہی کہکر کراہا
نہ کہا سب نے زخم دل پہ پہاہا
ہوئی ابتک دعائی دل نہ مقبول
سداشیوجی ہمین شاید گئی بہول
کہا سب نے کہ یہ ہی وقت احسان
کرو تم جا کر اس مشکل کو آسان
غرض وہ سب کیلاس پہونچے
حضور شمبہو لی وسواس پہونچے
سداشیو تہی سری گورجا سی ہمدوش
بصد جوش طبیعت تہی ہم آغوش
اگن نی گرتی ہی ڈالا دہن مین
ہوئی اک شمع تابندہ لگن مین
ولیکن اوس کبوتر کی کہان تاب
جو ایسی لا سکی در گران تاب
سری گنگا مین اوسنی جا کی ڈالا
بہ رنگ حوصلہ دل سی نکالا
گرا قطرہ تہ خار مغیلان
چہپا بدلی مین خورشید درخشان
ہجوم عیش و عشرت نہا زمین پر
پڑا اک غلغلہ عرش برین پر
ہوئی ہر یک کو اندر بس مین شادی
ہٹا دل سی ہجوم نامرادی
نہائی کر لب گنگا پر آئین
پس از غسل طہارت باہر آئین
ہوا ثابت کہ خورشید بہیا
چمکتا تہا زمین پر جیسی ذرہ
سکان پر اوسکی آئین چہ بہن سی
چہپا شیوا اونکا اوسی شش دہن سی
ہوا وہ نادرہ رفتہ شہرہ عام
اگن سپترال دانش نی رکہا نام
برائی شکر قدرت گردن جہکائی
نہایت کی ادب سی جبہہ سائی
سری گورجی نی دیکہا وہ للاو
کئی لعل و گہر سر پر نچہاور
کہا پہر سب نی اسی سردار عالم
کرو فکر اپنی حال زار عالم ؂

بس اب بہر صف آرائی ہوا شاد — کر ہون قید مصیبت سے سب آزاد
سزا دو جا کی سارے سرکشونکو — ملا دو خاک مین لشکر کشون کو
سبہی سرپت سے لیکی فوج جرار — چلی صرصر کی صورت ہو کی تیار
ہزیمت بہاگتی تہی لشکر شکستہ — ظفر تہی آگی آگی دست بستہ
دکہاتی شعبدے جادوگری کے — دلیرون سے بہت زور آوری کے
لپک کر ایک سے جسپر کیا وار — کیا دو وار ایک کو دو کو کیا چار
ہلو میدان وہ جو تہی رشک گلزار — بزرنگ ابر تہی تیرون کی بوچہار
ہوا اُن سے جدا سردار کا سر — وہ تارک تارک الدنیا ہوا پر
قضا را مین تہی فرزند تارک — بزرگسار روح تہی دلبند تارک
ہوئی حاضر جو میدان وغا مین — گریزان ہو گئی تحت الثرا مین
اوٹہائی ہاتہ دونون سے ہی بالا — طریقہ یہ پرستش کا نکالا

سدا شیوجی نی پایا کہ بہتر — کرو بہر دغا تیار لشکر
ہوا جب حکم سردار زمانہ — ہوی تارک ہوا لشکر روانہ
بنا وہ نوجوان سردار لشکر — ہوا قائم سپہ سالار لشکر
ہوئی آکر ستمگر گرم پیکار — کیا ہنگامہ محشر نمودار
گنون نی بہی تڑپکر صورت برق — عدو کو بحر خون مین کر دیا غرق
دیوتون کو ستمگارون کو مارا — غرض لشکر کی سردارونکو مارا
عدو نی الغرض پائی ہزیمت — ستمگارون کو پیش آئی ہزیمت
ہوئی حاصل جہانکو شادمانی — ملی گویا دوبارہ زندگانی
نہنگ قلزم زور آوری تہی — بہادر تہی دلاور تہی جری تہی
عبادت کی برای بادشاہی — رہی دریا کی اندر مثل ماہی
شری برہما ہوئی راضی تمامت — گئی پائیں اونکی از راہ عقیدت

لڑنا سوم کارتک کا تارک راچہس سی اور شکست دینا

ہوا تینون سی پہر ارشاد افضل — طلب نخل تمنا کا کرو پہل
تو ای مالک براہ مہربانسے — ملی ہمکو حیات جاودانسے
کہا ہنسکر کہ یہ ممکن نہین ہے — کبہی یکسان کسیکا دن نہین ہے
عدم ہوگا جو عالم مین بنا ہی — فنا ہی ایکدن آخر فنا ہے

ہر اک نی دست بستہ کی گزارش — جو تہا ابر کرم کو جوش بارش
ترقی پر رہی اقبال دائم — رہین دولت سی مالا مال قائم
عجب دورروز بر کر دنی ہی — مثل وہ چار دن کی چاندنی ہی
جہانمین کہہ گئی ہین کہنی والی — مثل یہ تہا ہر کمالی را زوالی

جانا مندری کا ساتھ چار سکھون کی طرف تریپر کے

اودھر بار دی جا کے بپتے سے
لگی کہنے وہ دیوں صاحب تخت
سکھایا اونسی اپنا دین اونکو
خلاف اپنی سلطان راستی بن
تھا کچھ اشتیاق بید خوانی
سدا شیو جی کا ہی یہ ہنگام امداد
ہوا جب بشن کو یہ حال معلوم
کیا دیوان بشن نی ارشاد سب سے
سدا شیو جی نی کی عاجز نوازی
اور یہ تہا سب بجا لائی نمسکار
زوال اوج کا آثار آیا ۔

کہا اون را جیسان فتنہ گر سے
نہ ہی طالع نہ ہی قسمت نہ ہی بخت
بجولی کر دیا تلقین اونکو
بجون خویش باید دست شستن

زبس ہی اوج پہ تریپر کا اقبال
ادب سی اپ پہر ہوئی حاضر وہان تک
رعیت نی بہی پہر سیکہا وہی دین
خلاف شاستر کرنی لگے کام

اودہیائی ۱۲ ستیون جانا بشن جی کا ساتھ دیوتونکی کیلاس پر

کہ تریپر کا ہوا سب دہرم معدوم
کرو کچھ جا سدا شیو کی ادب سے
دلی درشن عطا کی سرفرازی
کیا کیفیت تریپر کو اظہار ۔
مناسب دہرم کرم اوبار آیا

خوشی سی دیوتون کو لیکی ہمراہ
گئی دریا کی اندر بشن جی آپ
کیا ارشاد مہر راہ کرم سے
کہ اب خلقت ہوئی بارحمت کی عاد
براہ مرحمت بولی مہاراج

کہ آیا ایسا جوگی نیک اعمال ۔
وہ جوگی رونق افزا ستی جہان تک
بحکم شد للہ تول مصلح الدین
سدا شیو کا نہ لیتا تہا کوئی نام
نہ دیتا تہا کوئی پتروں کو پانی
ہماری بہی کہین بہولی سی ہی بانی
سرکیلاس پر پہونچی بعد جاہ
کیا پہر منتر وکہا سورت کا جاپ
جو ستی در کان ہونا کو وہ ہمیشے
ہوئی بھگوان سی لی اعتقاد
کہ نکلی جلکی ہم تریپر کو تاراج

اودہیائی ۱۳ ستیون تشریف لانا پاربتی جی کا اور دوبارہ پرستش کرنا دیوتون کا اور درشن دینا مہادیو جی کا ۔

مہا تیجہ دولت دنیا عطا ہو
[illegible] اور مندری گن کی ہمراہ
[illegible] ہوئی قصد بیا دور
[illegible] لا سکی تاب

رہین اکسیر خاک پا عطا ہو
سری گور کی کہین سی آہن بنا کا
مراد اپنی ملی کہین جسکا مقدر
ہوئی خود مضطرب مانند سیماب

ادہر یہ گفتگو تہی با دل شاد
اطاعت کا ہر اک نی حق دکہایا
یہ سب سرگرم توصیف و ثنا تہین
ہوا لیکن ہجوم اضطرابی

اودہر نازل ہوئی اک طرفہ افتاد
ادائی ڈنڈوت کو سر جہکایا
وہ داخل ہو گئین دولت سرا مین
محل مین ہو گئی داخل شتابی

ہوئی سب دیوتا حیران نہایت
لگی کرنی مقدر سے شکایت

تواہی پیر فلک ہی فتنہ پرداز
مقام عیش میں ہے رخنہ انداز

کنول لگا تھا جو دروازہ پہ پہرا
بخوف جان مگر کوئی نہ ٹھہرا

عرض یہ جب خرابی آشکارہ پریشان
حضور بشن میں آئی گریزاں

کہا یہ جاکرو شیو کی لکھو جنتر
کرو اب تم جپ بیچ اکبری منتر

جو دیکھا شیو نے یہی عشق نہانی
دئی درشن براہ مہربانی

کہا بس کشور تریر کرو زیر
کہ دم بھر کی روا ہرگز نہیں دیر

ہوئی سب رائگاں محنت ہماری
نہ نکلی صورت مطلب برآری

کہا یہ کہکی عرض حال چل کی
چلی سب دیوتا اندر محل کے

رکھا جسنی قدم آگی کو بیباک
کلیجہ نوک خنجر سے ہوا چاک

سنی کی سب دیوتوں کی ملکی تقریر
کریں ہم اور باقی ہو جو تدبیر

اوسی دم سی کہیشر با دل شاد
ہوئی گرم پرستش حسب ارشاد

یہ کی پہر بہنس کی تقریر گہربار
کہ تم ہو کونسی شی کی طلبگار

غرض جوش ترحم سب گوایا
اوسی دم بسوکرمان کو بلایا

کہا اک رتھ بنالاو پئے جنگ
وسیع و خوشنما خوش وضع خوشرنگ

عطا ہو مجکو توفیق پرستش
نہیں ہمہوا اتالیق پرستش

ادھیای چودھواں راجا تریر کا

غلط ہی میری عقل سست بنیاد
مثل سچ ہے کہ خالی جای استاد

وہ رتھ یا قلعہ نور اسکو کہی
دو جانب چاند و سورج کی تھی پہیے

سمند ستی بجای فرش قالین
شکن مطلق تھی نہیں بر جبیں چیں

مجسم بید چاروں رتھ کی گھوڑی
اوسی دیوتا سب ہاتھ جوڑی

ملایک ہر قدم پر گلفشاں سے تے
سری برہما بجائی کوچوان تھی

جناب اندر تھی حاضر لیے فوج
عروج سلطنت اقبال کا اوج

جناب بشن و برہماجی کی لشکر
صفیں باندھی فرشتی سی برابر

جو تھا قتل عدو کا عزم بالجزم
تو برپا ہو گیا ہنگامہ رزم

ایک کریا رتی تھی خود سروں کو
دکھائی تھی ہنر زور آوران کو

نہ بس تھا کشت و خون کا گرم بازار
زمانہ ہوگیا تھا تیرہ و تار

جو مارا بان شنکرجی نے اکبار
ہوئی نابود دیوان نگونسار

تہاگر دوں تہ جی جی کا غل
زمین پر کوچہ و بازار کا غل

بہشتی پہر لسی زمروں ہوئی و
جناب شیو کی جا کرگن چلی وہ

کہا اپہ دورہ کلجگ تلک تم
رہو مسکن گزین زیر فلک تم

وہ رتھ جب بسوکرمان نے بنایا
سداشیوجی کی آگی لی کی آیا

ستاروں کی بتیں کیلیں عرش کی چھت
کھٹولا اوسمیں سند اپل سا پربت

بنی چاروں دسا کی چار تکیے
مدور خوشنما گلکار تکیے

سری گنگا سری جمنا چنور تھیں
مطیع حکم شمبھو سر بسر تھیں

چلی اخر سداشیو کی سواری
صفیں باندھی دو رویہ فوج سہاری

سری نارد سری سنگار تھی ساتھ
لیی اک فوج بی تعداد تھی ساتھ

اودہر فوج ستمگار بد آہنگ
خبر سنکر ہوئی آمادہ جنگ

سداشیو کی جو ہمراہی کی تھی گنا
قوی ہیکل قوی بازو قوی تن

رداہی دونوں لشکر جنگجو تھی
درخشاں ہتھیں بجلی کی طرح میچ

زمین سب سرخ تھی خون عدو سے
کہلا لالہ کا اک تختہ لہو سے

ہوئی اکاس سی پھولوں کی برکھا
ترشح جس طرح سے ابر تر کا

فقط زندہ بچی وہاں چند شخاص
جو خادم بندگان شب کی تھی خاص

ہوئی عامنوتی تریر کی ارشاد
کہا کیا مجکو اب ہوتا ہی ارشاد

لیے سب فوج منصور و مظفر
ہوئی پھر داخل کیلاس شنکر

سنا کر کی سداشیوجی کی بارہی
رکھا ہیشر اپنی اپنی گھر سداہی

شبیہ سواری سری مہادیوجی کی

اودھای کپیسون جانا برھما کا معہ دیوتون کی بشن جی کی پاس واسطی دریافت حقیقت پوجا کی

سدا شیو مجکو توفیق سخن ہو
کہا ایسی ہو کچھہ تدبیر کامل
یہ کرکی نقش لوح دل مین اپنی
حضور بشن مین ہم تم چلین سب
سمندر کی کنارے پر گئی جب
تمہین ہو چارہ ساز ہر دو عالم
جناب بشن نی از روی الطاف
مودب دست بستہ سب نی کی عرض
کہا یہ جا سدا شیو جی کی ہی خوب
ہری برہما کو طاعت کا ملا پھل
جہان مین ہی فخر و قار لنگ پوجا
سبب ہو افتخار جاہ اوسکو
ہوا آپ ہو کر بان کو یہ ارشاد
شکل نایاب کی گوہر کی تہہ لنگ

زبان خامہ تا شکر شکن ہو
کہ ہو اہل جہانکو نکہت حاصل
بلائی دیوتا محفل مین اپنے
بشوق دل کرین اظہار مطلب
صفت کو سب نی کھولی غنچۂ لب
تمہین عاجز نواز ہر دو عالم
دیتی درشن دکھایا چہرۂ صاف
کہ ہی کسکی پرستش واجب الفرض
کہ حاصل جس سے ہمکو ہو مطلوب
ہوئی گویا ئین کی سردار افضل
زمیں سب ہی افتخار لنگ پوجا
ملی سامان خاطر خواہ اوسکو
بناو لنگ شنکر با دل شاد
مسی اور آہنی پتھر کی تھی لنگ

روایت ہی کہ برہما جی کسی دن
میسر ہو تماشا ملو شادمانے
کیا وقف اونہین راز نہان سی
یہ ارشاد وسطی سنکی بارے
دعا کی ای سزاوار پرستش
دکھائین آپ روی عالم آرا
اجازت دی لی اظہار مطلب
کہ ہو جس سی حصول کامرانی
جو کی تھی ادب سی جبہہ سائی
بصدق دل عبادت اندر کی
جو کوئی اعتقاد دلسی پوجی
ہوئی سب محو گفتار گریہ
تبھی پھر لنگ نیلم کی گہر سی
غرض ہر ایک کو حسب لیاقت

تماشا خاص جس سی رونق افروز
ملی دنیا مین لطف زندگانی
یہ فرمایا زبان درفشان سی
ہوئی منزل مقصد ہمارے
طراوت بخش گلزار پرستش
کہا ہو حاصل مقصد ہمارا
کیا خوش ہو کی استفسار مطلب
میسر ہو حیات جاودانی
تو پایا درجۂ فرمانروائی
کیا فرمانروائی اندر پدوی
ہمیشہ الفت کامل سے پوجی
کہ شکل لنگ ہو دنیا مین کیونکر
بلور صاف کی چاندی کی زر کی
ملی وہ لنگ شیو سے بہر عبادت

دئیون فی ہی کرکی جبہ سائی
برابر دولت عظمی یہ پاسئے

ادہیای چہبیسون تعریف پوجا اور ترتیب پرستش اور راہ گیان کی

سدا شیوجی ہین ہمین شایان رحمت
یہ ہی دی رتبہ و دیجاہ و دیشان
سبہون سی سوا آپ کی نسبت ہین
مثال اینہ مشفاف دل ہو
عبادت کرم سے لیکن سوا ہے
ولیکن دہیانکو کسب پر شرف ہے
جہا مین ور ہی غم ہی ستم ہی

بسیر ہو مذاق خوان رحمت
بنا ہی اشرف المخلوقات انسان
جو ہو مشتاق ہو و شناسا ہین
طریق بندگی مین مستقل ہو
یہی راہ حصول مدعا ہی
گہر ہی دہیان دل مثل صدف ہے
یہی سمجھی غنیمت ہی جو دم ہے
سری گورکو نندی گن کو پوجی

سری پرمہا یہ فرماتی ہین لب سی
ملک سی عقل و دانائی مین تیز
مناسب ہی سدا انسا کری کرم
ہزارون جگ یہی کرم کو فوق
مگر طاعت سی ہی سمرن زیادہ
مناسب آدمی کو ہی بہرحال
ہمیشہ لنگ پوجا چاہیے ہے
قریب غورمہ روشن کو پوجی

کہ بہتر جاہیہ انسان ہی سب سے
عبادتین مین جبین سائی ہین بہتر
لبہی کرم پرستش بادل نرم
مقدم جانتی ہین صاحب ذوق
کہ ہو جس سی در دولت کشادہ
کری ہر دم پرستش فارغ البال
بدل راہ پرستش کو کری طی

ادہیای ستائیسوان بیان ترکیب پوجا اور کرم اچار وغیرہ کا

سدا شیوجی ادہر ہی داد رس ہو
مناسب ہے پی مرد انکو ذات
تصور مین گرو کا کرکی درشن
فراغت کرکی اپنی کرم سی پہر
بچہالی آسن بیٹہی زمین پر
کری بعد اسکی سندہیا بادل شاد
کری گو رو دیو کو یاد اپنی یکبار
سری گنپت سری گوری کو پوجی
جپی پہر دو گہری منتر اپنی دل مین

پی مظلوم غسل یا درس ہو
اوٹہی جب دو گہری باقی رہی رات
ملی ماتی یہ خاک پای روشن
کری اشنان آب گرم سی پہر
لگائی کہو کا قشقہ جبین پر
یہی ہی مالک ہستی کا ارشاد
جہکائی سر بجالائی نمشکار
اگن مکہ ہترکو نندی کو پوجی
رکہی ذوق پرستش اپنی دل مین

سری پرمہانی از راہ عنایت
کری دلسی سری بہگوان کو یاد
نہو جبتک گریبان سحر چاک
سہانی ہین مگر اتنا رہی یاد
نہ پاوی کہو صندل کا تلک جو ہی
کری پہر آچمن شبکا دہری دہیان
کری سنکلپ سارا مطلب دل
بصدق دل کری پہر ہر کی پوجا
اوسی مورت پہ دی پہر جلکی دہارا

رکہو انکو سطرحسی کی ہدایت
کہ جنسی گلشن ہستی ہی آباد
نہا لی دانتونسی منہ کری پاک
شمال اور جانب مشرق ہو ستادہ
نہو صندل فقط جل کا تلک دی
پرستش کا کری تیار سامان
بچشم دل ہو پہر پوجا مین شاغل
بشیشر ناتہہ شیو شنکر کی پوجا
کہ جسسی حاصل مطلب ہو سارا

ادہیای اٹہائیسون بیان ترکیب پرستش سری مہادیوجی کی

سدا شیو ہین نشان شان رحمت
فراغت جبکہ اوہن سی پاوین
نہا ہووین شدہ حسی لیکن از گہر کا

ہمین بخشین گل بستان رحمت
تو پہر بار ستہ کو جوکی پہ بیٹہا وین
دہی کا دودہ کا گہی کا شکر کا

جناب سوت ہین یون گرم تقریر
طریق بندگی سی منہ نہ موڑین
فقط پانی سی کردی آچمن پہر

سنین سامعین پوجن کی تدبیر
پی غسل اوسی طہارت چہوڑین
گہسی صندل کری زیبا ان پہر

سرپا ته چل وار کری خوب
پرہی اشلوک جو سب ہین عجوب
سفید اک پارچه پہر لیسکی شتاب
غبار و گرد سے پارته کری صاف

کری پہر شب کی پوجا صدق دل سے
جو ہین ہاتہ سی گندم سی کے گل
بذوق دل گل خوشبو چڑہائی
گل سوسن گل خوشبو چڑہائے

جو ہو فارغ طفیل بہگوتی سے
ارگ سی دہوپ دیپ آرارتی سے
پڑہی اشلوک کچہ استت سنائی
لگائی ہوگ گلمند رہی بجائے

کیا مرشد سی ہی جس منتر کو یاد
کری اوسکو بہی سمرن با دل شاد
گل تر اور جل پارته په چہوڑی
بسرجن کرکی پوجا ہاته جوری

ادہیائی انتیسوان بیان مین تعداد پارته اور انکی پہول واسطی مطلب کی

سدا شیو مجکو توفیق بیان ہو
سمند خامہ مشکین رواں ہو
رکہیشر کہتی ہین با خوش بیانی
کہ ای داناہی اسرار نہانی

پئی ہر مطلب دلہای ناشاد
بیان کروں جبی پارته کی تعداد
ہوئی تب سوت جی گرم سخن یون
کیا ست تازه احوال کہن یون

کرو انسان اگر پارته بنائی
سریر سلطنت دنیا مین پائی
بنائی لاکہ پارته ہوکی دلشاد
تو قید سخت سی ہو جائی آزاد

بنائی نصف گر لنگ گرامی
شفا حاصل ہو پائی نیکنامی
چہارم ہی مقرر بہر شادی
نشر کی دور ہو سب نامرادی

فقط اک حصه ہشتم اگر ہو
فن و علم و ہنر سے بہره ور ہو
بنائی دس ہزار انسان شتابی
تو حاسد پر گری برق خرابی

نہین وس سو اگر با انکساری
تو پائی فیل و تازی کی سواری
کرور پنج سی ہو پارته مکت
بعقبی مین ہو سرمایه مکت

جپی گر منتر تو بہی لک پنج
اہین ہہو کی دشمن بغم و رنج
اگر اک لاکہ با صدق و صفا ہو
تو پاوی اسگلے جنم کا ماجرا ہو

یہی زہ پہول پارته پر چڑہائی
گل صد برگ و نیلوفر چڑہا دی
گیاه سبز و تر سی مغفرت ہو
بخیر انجام روز عاقبت ہو

چڑہائی گر دہتوره ہوکی خرسند
سدا شیو جی عطا فرماوین فرزند
برائی مکت تلسی دل چڑہائی
ہر اک خوشبو کا پہول اور کل چڑہائی

ہی سنگل کیتکی چمپا برابر
یہی دونون ہین نامقبول شنکر
رکہیشر پہر براه خاکساری
ہوئی سرگرم نطق انکساری

کہ ای داناہی اسرار جز و کل
کہو تعداد و وزن غله و گل
جناب سوت جی نی ہوکی دلشاد
بتائی سب مفصل وزن و تعداد

ادہیائی تیسوان نامقبول ہونا کیتکی کا بسبب دعای سری جانکی جی کی

سدا شیو جی ادہر ہی چشم اخلاص
الہی مجکو ہو سمجہ بنده خاص
رکہیشر پوچہتی ہین سوت جی سے
ہوا کیا جرم چمپا کیتکی سے

کہا یہ ماجرا قصه طلب سے
سنو کر ذوق تفتیش سبب سے
سری سیتا سری لچہمن سری رام
ہوئی جب جانب صحرا سبک گام

عدم کی راجه جسرته ہی لی راه
ہوئی اقلیم جنت کی شہنشاه
برائی پنڈ دان اک روز باری
گئی دریای پہلگو کی کناری

سری لچہمن سی فرمایا کہ جاؤ
شتابی پنڈ کا سامان لاؤ
ہوئی وه چشم و سری کام فرسا
مگر لائی نہین گذرا اوکو عرصا

نہ تہی ہرگز ادہر تاب صبوری
چلی خود پہر سامان ضروری
اودہر یه سانحه گذرا قضا کار
ہوا اک ہاته پہلگو سی نمودار

ندا آئی سری جسرته ہین یہان جی
مقام خاد مین مسکن کرین ہیں
کرو تم پنڈ دیکر ہمکو دل سیر
کہ سامان ضرورت مین ہو لی دیر

مہارانی نی بالو کا دیا پنڈ
خوشی سی راجه جسرته نی لیا پنڈ
کیا شاہد انکو کیتکی کو
گئو تاتا کو اور پہلگو ندی کو

مہاراج ادہر آئی جو پہر کر
لیئی سامان ہمراه برادر
کہا سارا مہارانی نی احوال
سنایا سب اونہین گذرا جو حال

ترا قد ہی لبان ہو صلہ پست — اودہر مین سب گیان بالا زبردست
کمان تیر اور کمان جو فوج سفاک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اسیین خیری ایدل شکستہ — کہ جل شمبھو کی اکی دست بستہ
نصیحت یہ نہ کینپت نی کیا غور — سری برہما جی شنکر کی نی فی الفور

گذارش کی اودہی منظور شر ہی — شکم پرول مین نقش کالچھ ہی
یہ سنکر عین غصہ مین غضب سی — سدا شیو جی نی فرمایا یہ سب سی

پشاچ اور بہوت سب جن و بشر جن — دیت اور دیوتا باندہین کمر جابین
چلین مثل بلالی ناگہانی — گرین مانند قہر آسمانی

غرض سب اپنی اپنی لیکی لشکر — پلی فوراً بہ شکل باد صرصر
لپین وپیش و چپ و راست و زبر زیر — لبان افت تازہ لیا گہیر

سری گنپت نی دی داد شجاعت — کرتہی بیشک وہ استاد شجاعت
پلی فوج جری مین لی تماشا — گرایا سر سے سر لاشی پہ لاشا

لڑنا سری مہادیو جی کا گنیش جی سی

ملایا خاک مین لاکہونکو مل کر — کیا سر سے ہزارون کو کچل کر
لپک کر راچہسونکو مارتی تہی — بصد جوش غضب للکارتی تہی

پلنیانی ہوئی دریا ہی خون کی — کہ کشتی غرق ہو گردون دون کی
پڑی فوج گریزان مین یہ ہل چل — ہوا سی جسطرح پہٹتا ہی بادل

کہین توڑا کسی راچہس کی سرکو — کسیکی گردن و پشت و کمر کو
کسیکے ہاتہ باندہی سر کو توڑا — کسیکے گرز کو خنجر کو توڑا

کسیکا سر کچل ڈالا قدم سی — خدا کیطرح مل ڈالا قدم سی
کسیکا سینہ پہ کینہ توڑا — کسیکا خود چار آئینہ توڑا

ہگر بر زخم تہی سینو مین تہی داغ — نظر آتی تہی اک کیفیت باغ
سنا اور نی جب احوال یکار — تو کین ماہی دو شلین ہوا

وہین کہتی الہ آفت کی نشانی — بلا کی یا قیامت کی نشانی
ہزارون ہاتہ سی شکست و مرگیا — سلاح جنگ ہاتھون مین ستم کی

اوسنا لکھنو دختر جوان سے ہے
اووہ شوہر ضعیف و ناتوان ہے

کہ حاکم نہایت ہی نکو ذات
دیا کرتا ہی اکثر مجکو خیرات

دیا گو دان آج اوسنی قضا کار
یہ ہی تقسیم کر لینی کو طیار

سری پاربتی نی سنکر مقصد جور
گذارش کی سدا شیوجی سی فی الفور

حد دے ہی صاحب تقصیر جی یہ
جہا ہین واجب التعزیر جی یہ

گل چنیا چڑہاتا ہی جو کوئی
مین غور کرتا ہون اوسکی حکم جوئی

لیں انمردن نہوگی پرستش عیب
ملیگا درجہ ملکت اوسکو لاریب

دعا مانگی دی باصد کدورت
کہ ہو یہ چہیا راہیس کیصورت

کہا چنیا سے تو ہی سخت مغرور
سدا شیو کی حضوری سے رہی دور

نہین یہ دسترس شادی کی ونیت
کیسا خانہ آبادی کرون مین

زر و لعل و زمرد گوہر و سیم
یہ ظالم نصف کر لیتا ہی تقسیم

نہین ہی مجکو اس حصی مین یارا
کرون یہ فعل بد کیونکر گوارا

اسی کیہر و توانائی یہ صولت
فقط ہی خود بدولت کی عبودیت

کہا مجبور ہون پابند عادت
کسی نا کس کو دیتا ہون سعادت

یہ چنیا کی چڑہاتا ہی سدا پہول
لہذا ہی عنایت اسپہ مبذول

ولیکن کچہ لی عبرت سزا ہو
کہ تا سرزد نہ اورن سی خطا ہو

جو مارین دست اقدس سی سرام
کری یہ گلشن جنت مین آرام

کہی شمبہو کو بہولی گل نہ بہالی
گل و برگ و ثمر بالکل نہالی

ادہیائی تیسون بیان پیدائش گنیش جی کا اور لڑنا مہادیو جی کی گنون سے

سدا شیوجی عطا ہو تکیا ہی
بہم ہو دولت یاد گرامی

سری گوری مہارانی کسی روز
سر کیلاس پر تہین رونق افروز

بصد افسوس یہ بولین بہ حیرانی
یہ ہیچ دہن کی درفشانی

محرر خود پسندی ہی جو سر مین
چلی آتی ہی بیگانہ گہر مین

سنا جب یہ کلام خشم انگین
خوہون نی بقول مصلح الدین

براہ بندگی در خیر خواہ کسے ہے
کیا حفظ سخن دیگر گوائی

مقرر الکا دربان ہی کوئی
نہین تابع فرمان ہی کوئی

غبار آئینہ دل پہ جو چہایا
بدن کی میل کا پتلہ بنایا

شجاعت شکل تصور اسی پیدا
سعادت لوح پیشانی سی پیدا

گرامی نام مجہی ارشاد کیا ہے
جہاں مین باعث ایجاد کیا ہی

بصد اشفاق پہلو مین بٹہایا
بغلمین لیکی چہاتی سی لگایا

کہا تم لخت دل نور نظر ہو
ہماری جان ہو جی سو جگر ہو

پرندہ بہی نہ پر مارے خبردار
نہ آوی لاکہہ سر ماری خبردار

لی تعمیل ارشاد ہوا نی
گئے در پردہ پہر پاسبانی

بصد حشمت بصد شوکت بصد جاہ
سدا شیوجی اودہر سی آئی ناگاہ

محل مین جسکہ جانیکا کیا عزم
سری گنیت ہوئی آمادہ رزم

سری گنیت کی پیدائش کا احوال
سنین سب سامعین نیک اعمال

کہڑی تہین ہمین سب دست بستہ
خوصہین تہین مودب دست بستہ

سدا شیو کی نہایت گن ہین گستاخ
جری ہین شوخ ہین بر فن ہین گستاخ

ہمارا کچہ نہین پاس ادب ہی
مقام حیف جائی پر غضب ہی

اگر شہ زور اگوید شتاب این
بنا یکتن اتنک مادہ سیو ین

وہ بولین ہمنشینان نکو ذات
ہماری رای ناقص مین ہی یہ بات

بغور آئینہ دل مین کیا غور
نہ کیجیی اس سی بہتر مصلحت اور

مہربانی نی باصد مہربانی
عطا کی روح بخشی زندگانی

بحشمت و سرجالالی نمشکار
سری گنپت ہوئی پہر گرم گفتار

ہوا مادر کی دلکو جوش الفت
شتابی کہولدی آغوش الفت

سمجہکر جان و دل سی نور دیدہ
سری گنپت رکہا اسم حمیدہ

مسلح در پہ جا بیٹہو شتابی
نہو باد صبا کو بار یابی

پہر ناکر زبان سی بی تامل
کہئین اشنان کو باصد تجمل

ہجوم حسن و خوبی ساتہ مین تہا
بجا لگی گزر ہو سیل بر مین تہا

جلو مین کیفش برداران نامی
ادب سی آگی آگی اہتمامی

کہا تم کون ہو آئی کدہر سی
تمہین کیا واسطہ غیرون کی گہر سی

غرض وہ پھر امداد دلاور
ادھر پر سیر برابر کاٹی تھی
غرض سب لشکر جرار بھاگے
گئی رتھین سری بھگوان کی الغرض
پریشان ہو کی بھاگی فوج یکسر سخت
وہ دن تھا یا قیامت تھا بلا تھا
نہ جنگ ایسی سنی گردش فلک نے
جو دیکھا یہ سدا شیو جی نے سامان
سدا شیو جی کو دیکھا جبکہ پیارے
ادھر ہو سل گرا انکار میں یہ

چلین جو شان خروشان شکل اژدر
ادھر وہ تشنہ لب خون چاٹی تھی
جوان وافسر و سردار بھاگے
ہوئین شکستین وہ اکثر دھیان کے الغرض
پڑی اک بشن جی پر ضرب سخت
زمین و آسمان میں زلزلہ تھا
نہ دیکھے دیدۂ جن و ملک نے
لیا دست مبارک میں دھنک بان
ہوئی پھر بشن جی آکر مقابل
مچا اک شور و غل عرش برین پر
سری نارونی دیکھا جبکہ بطور

عجب اک تہلکہ شکستوں نے ڈالا
سراسر کا ہو گیا عالم یہ ان میں
طبیعت میں تردد یاس جلین
سری گنپت نے حملہ کر کی یکبار
ہوئی جیسا دم وہ جنگ مختصر طول
پڑا تا لرزہ سا اک جسم جہان پر
پڑی ضرب گران شمبھو کی تن پر
سری گنپت نی اک ہو سل جو مارا
ہوئی آفرینش کامل دوبارہ
سدا شیو نی لبیک کر لی تحاشا
گیا واقف سری گوری کو فی الفور

کہ رن میں مچگئی آفت دوبالا
ادھر کا تا ادھر جھونکا ہر ین میں
نہایت خفت و سواس دل میں
کیل ڈالی ہزاروں مرد جرار
سدا شیو جی اوٹھی خود لیکی ترسول
یہی جاری تھا خلقت کی زبان پر
زمین پر گر پڑا ترسول الوار
دھنک بھی گر پڑا ہو کر دو پلا
ہوا وہ چکر اقدس پارہ پارہ
وہیں تن سی سر گنپت ترا شا

ادھیائی چونتیسواں زندہ ہونا سری گنیش جی کا مہادیو جی کے حکم سے

براہی خفتہ ادا سب گرانی
لبسان ابر نیسان ہو کی گریا
خواصوں کی حواس ہوش نہ تھی گم
پھر اک فتنہ تھی آفت تھی ستم تھی
چلین شکستین غرض چارو طرف کو
جسے پایا اوسی مارا وہیں پر
ہوئی جیسا دم یہ شکل یاس پیدا
کہاں یہ حوصلہ لیکن کسی کو
جھکایا عاجزی سی سر کو یکبار
قیامت ہو چکی بس خاتمہ ہو
کہاں زندہ رہیں سخت جگر ہو
یہ شکستین ورنہ کھو دین جہان کو
ہوا پھر اسطرح ارشاد شنکر
پھری سب دیوتا پھر بصد افسوس

ملی شمبھو مجھے طوق غلامی
دفور غم سے پیراہن کیا چاک
مچا کہرام برپا تھا تلاطم
درختستان باغ میں تیغ دو دم تھی
جلد ہر یہ ہو تیجین مٹایا صدق کی عقل کو
پڑا تا لرزہ تن کانپا زمین پر
سدا شیو کو ہوئی وسواس پیدا
جو سمجھائی جناب جگت گرو کو
قدم چھو کر بجا لائے نمسکار
انگرہ ہو انگرہ پھر جیسا تھا
پرستش اوسکی سب نے پیشتر ہو
پلٹ دینگی زمین و آسمان کو
تلاش سر کرو میدان میں جا کر
ہوئی اگر سدا شیو کی قدسیوں

سنا جیسا اسطرح کا حال پر درد
جگر میں سوز غم دل میں بھرا تھا
وفور درد و غم سے آخر کار
یہ فرمایا مہارانی نے یکبار
لگین کہنی وہ انسان جو کوئی
یہ عالم دیکھ کر گھبرا رہا تھا
کہا کچھ ایسی تدبیر نکو ہو
غرض سب دیوتا نکولی کی ہمراہ
ملا لانہی یہ خاک آستان کو
زبان سی سہی ہین چشم نکلم
رکھو نکا دیوتا نکا ہو وہ سردار
پھری سب دیوتا با دیدۂ زار
پھر اک ہستی لاکہ سر ٹکا پٹایا
کہا اونہی سے جو وقت سحر آئے

سری گوری نی کھینچا اک دم سرد
مقام عیش اک ماتم سرا تھا
ہزاروں اپنی شکستین کھو دار
کہ ہم کر دوا ہی بر پا لے ہو دار
تمہارا کو وقت کہنے کو یہ کیسی کہ
فلک سے رہ گئی ہوکر کیا یہ تھا
کہ جس سے شگفتہ گوری جی فروغ
سری نارد گئی با نالہ و آہ
ادب سے یوں کہا گویا بکی جی
سر جسم ہو تر جسم ہو تر جسم
تو ہو جیسا شکل جو سدا شیو کی
حقیقت کی سدا شیو جی
سر گنپت نہ پھر گر پایا سمجھ آتا
مگر یہ عشق طلب ہی پہلے لا آئے

اوسی کی سرگوئی آتو شتابی ستی خلقت کی دل کی اضطرابی
سدا شیو جی نی سرتن سی ملا کر اوسی مین ڈال دی روح مکرر
محل مین اونکو لیکی ساتھ پونہچے برہم و بشن و بہولا ناتھ پونہچے
کیمی موتی نچھاور جسم تر سے ہوئین خوشنود دیدار پسر سے
غرض سب دیوتا پونہچے اودہر کو وہ لائی فیل کی دندان کو ہمرکو
ہوئی سب نغمہ خوان مانند بلبل مچا ہر سو مبارکباد کا غل
پسر نے سر جو قدمون پر جہکایا مہارانی نے چہاتی سے لگایا
غبار دل مٹا غصہ ہوا کم خوشی سی کہینچ لین تسکین اوسی ایام

اودہیائی تینتیسون جانا سوام کارتک یعنی اگن ہتر کا پربت کرمان کی اور بیاہ ہونا گنیش جی کا

سدا شیو جی بفیض بہج عالی سخن ہو غیرت افزائے لآلی
اگن ہتر اور سری گنپت ہین جو بار دلیر و زیرک و ذی فہم و ہشیار
شباب آیا ہوا اک عالم نور ہوئی شادی کی قابل چشم بد دور
غرض دونونکو شمبہو نے بلایا بصد الفت کلیجے سے لگایا
کہا اے آئینہ دل پر نہ لاؤ بہم پرنہی کی پی کرمان کو جاؤ
اگن ہتر کچہ سوچے نہ انجام گئی فوراً بی تعمیل احکام
ہدایت کی جو عقل راہبر نے لگی دونون ہی پر کرمان وہ کرنی
کہا ایفائی وعدہ کیجیے آپ جہری اقرار بخشش دیجیے آپ
کہ سب تیرتھ یہان ہین دستیاب
سری گوری سی شنکر سی کہی رو ہوئی یون گفتگو ہی فرحت افزو
برابر دونون منظور نظر ہین سمجہ یہ دل مین تو وہ سخت جگر ہین
اداکر دیجیے فرض پسر کو کرو تعمیل حکم شاستر کو
کہا نور نظر پیاری ہتہین ہو ہماری آنکہہ کی تاری تمہین ہو
قدمبوس آکی جو اول پسر ہو اوسیکی رسم شادی پیشتر ہو
پڑہی استت سری گنپت لی ہیاس جہکایا سر بجا لائی نمشکار
پرستش وہ ہوی پیار سے کرکر گری قدمون پہ مادر کی پدر کی
پدر مادر کی پر کرمان ہی اول زیادہ دورہ پرنہی ہی ہی بل
زمین و آسمان ہین دستیاب

اودہیائی چہتیسون شادی ہونا سری گنیش جی کا اور خفا ہونا سوام کارتک کا نارد من کی ترغیب سے

لے شمبہو ہیاری طرح خوانی زبان خامہ کو رطب اللسانی
کہا سخت جگر دلبند ہو تم جوان بخت و سعادتمند ہو تم
سری گنپت کو اوسکی ساتھ بیاہا خوشی سی عہد مستحکم نبہایا
اگن کہہ ہتر کا اب حال سنیے بگوش دل نیا احوال سنیے
غرض پہنچی وہ جبدم جو پیا کیلاس مین سری نارد جی درشن گئی پاس
کہتہین کس عقل و دانائی سی بالا دیا حکم سفر گہر سی نکالا
برابر چاہیے دونون پر الطاف زمانی مین نہین ہی طرز انصاف
ہوئی ہرگز نہ رونق بخش کیلاس پہری رستی سی با صد حسرت و یاس
سنا جب اسطرح احوال فرزند چلی مادر پدر دنبال فرزند
نصیحت سی ہوئی جلدین ہمہین وہ ہوئی اک کوہ پر مسکن گزین وہ
سنا جب یہ کلام نیک بنیاد سری گوری سدا شیو جی ہوئی شاد
جو تہین دو نازنین سرمایہ ناز باسم پاک سدہ و بدہ مشہور
ہوئی دونون سی پیدا دو جگر بند دلیر و صاحب جرأت خردمند
پس از تعمیل ارشاد سدا شیو طبیعت کو ملی یاد سدا شیو
کہا تم اور گنپت ہو برادر ہنر مین علم و دانش مین برابر
خوشی سی کی سری گنپت کی آگے اوہنین دی عیش تمکو نامرادی
یہ سنکر زلف سان برہم ہوئی وہ خوشی مین ہمکنار غم ہوئی وہ
سری نارد نے یون ترغیب دہری ادہر آکر سداشیو کو خبر دی
بہت نرمی سی سمجہایا بجہایا لگی جوش محبت سے لگایا
سداشیو کو کہان تہی تاب فرقت لگی رہنی وہین پر خود بدولت

ادھیائے انتالیسواں ۳۹ مہاتم نربد تیرتھ کا

سدا شیو صدقہ گنیش عطا ہو
گو تونی بھی جگر میں سینگ مارا
گو تو کو مالک خانہ نے ٹالا
سحر تھی صاف مقلوب شب تار
سیاہی جسم کی اوس سے ہوئی دور
غرض سب دیکھکر آغاز و انجام
چلا تو چھوڑ کر تیرتھ کہاں کو
یہ دریا آب رحمت ہی جو ہی ہے
وہیں ہی تھا کہیں اک لنگ شنکر

مجھے سرمایۂ دولت عطا ہو
گیا آغشتۂ خون جسم سارا
بہان تقصیر ل گھر سے نکالا
بنا کافور شکل مشک تاتار
ہوا وہ رنگ مشکی صاف کافور
ہوا پھر جانب کاشی سبک گام
اسی میں ڈالدی ہر استخوان کو
اوسی کی موج میں ہیں نربدیشر
زہے عاجز نواز و بندہ پرور
سدا شیو کی رہے صد تیرتھ کی یاد

ہوا جیسدم عیاں خورشید روشن
ہوا یہ واقعہ جانکاہ جسدم
گو تونی کی جو ایسی کینہ خواہی
گو وہ پہونچی کنار نربدہ پر
جو دیکھا واقعہ عبرت فزا کو
ملی ناگہ زن عفت گزین ایک
نڈر ہی ماد رسوئی گیا اس جاے
گیا پھولوں کو جل پر داہ اوسنے
کہیں تھی اک زن قوم برہمن
وہیں رہنے لگے خوش با دل شاد

گیا وہمی کو فرزند برہمن
عزیزوں نے مچایا شور ماتم
بدن پر چھا گئی فورا سیاہی
مبدل ہو گئے غوطہ لگا کر
ہوئی حیرت ستو باد وفا کو
ہدایت اوسکی کی باخاطر نیک
ابھی جنت کو بیو سواس جاے
شتابی لی مکانکی راہ اوسنے
عفیف و پارسا و پاکدامن

ادھیائے چالیسواں ۴۰ بیان اترلیشر لنگ کا

سدا شیو ہو مجھے فکر مبارک
چلی سمت دکن عزم سفر میں
مگر زن تھی عفیفہ و پاکدامن
نڈر ہی ناگہ جہاں میں خشکسالی
ہوئی جب اسلئے امساک بارش
خفا سدا شیو جی وہ لوگوں نی ذکی
سدا شیو جی سری گنگا کی ہمراہ
تلاش آب میں جسدم چلی زن
کہا مادر براہ مہربانی نے
اوسی تدبیر سے پانی کو لیکر
اوسیدم حاضر خدمت ہوئی گنگا
کہا وابستہ دامن تمہاری
قبول اوس پاکدامن نی کیا جب

رہی ورد زبان ذکر مبارک
ہوئی وارد وہ دشت کامدین
تپسیا کرتی عفیفہ و پاکدامن
ہوئی سب غرق بحر خستہ حالی
لگی کرنے زن و شوہر سے گزارش
عبادت رات دن لا انتہا کی
قبول عرض کو پہونچی ہے جاہ
سری گنگا نے بخشا نقد درشن
عنایت کیجیے تھوڑا سا پانی
ہوئی وہ نازنین پابوس شوہر
اسیر حلقۂ طاعت ہوئے رکھہ
تمہیں مد نظر ہے زن تمہاری
سری گنگا ہوئیں مسکن گزیں تب

آخر رکھہ عابد دانا خردمند
ہوئے محو عبادت وان زن و مرد
بدل تھے تابع فرمان شوہر
دگرگون ہو گیا حال زمانہ
دعا مانگو پی آرام خلقت
رکھیشر دیوتا درشن کو آئے
ہوئی رکھہ شدت گرما سے بیتاب
جھکایا پاے اقدس پر سر اوسنے
کہا ہنسکر کہ کھودو اس جگہ غار
کہی شوہر سے کیفیت وہ ساری
اوسے کی دعای فرحت اندوز
ثواب الماہ کا بالکل ہیں دیتے
سدا شیو جی لی تھی پھر کی درشن

سری برہما کی فرزند جگر بند
جگر میں سوز الفت دل میں تھا درد
فدائی نقش پا قربان شوہر
ہزاروں مرگئے بے آب و دانہ
مبدل صبح سے ہو شام خلقت
برنگ فصل گل گلشن کو آئے
اوسی دم زن سے کی فرمائش آب
ملی خاک قدم ماتھے پر اوسنے
اسیدم آب تر ہوگا نمودار
سنائی آمد فصل بہاری
یہیں پر آپ رہیے رونق افروز
عبادت کی چمن کا گل ہیں دیتے
کہا ہم خوش ہوئے ای پاکدامن

ادھیاے چھیالیسوان بیان ظہور کیدار ناتھ لنگ کا

سدا شیو کو جو ہر معنی ہم ہو
غرق بحر عصیان پر کیم ہو
مقام بدری ہے قرب کیلاس
بر نگاہ بوئی گل شنکر کا ہے پاس

ہوئی وان بشن جی بصورت پہونچے
کہ برہمو کو ہر مقصد سے دامن
ہے گرم عبادت روز و شب آپ
وفور شوق سے لاکھون کئے جاپ

زبس تھا انتظار جلوہ حسن
نظر آئی بہار جلوہ حسن
دیے درشن سدا شیو جی نے آکر
بصد شفقت کہا یون مسکرا کر

کراب و ریاضت بشن جی ہے
عروس قدرتی آغوش مین ہے
جناب بشن نے بعد از نمسکار
براہ انکساری کی یہ گفتار

اسی جا پر رہین بس جلوہ گر آپ
رکھین سب پر نوازش کی نظر آپ
سدا شیو جی جو تھی پابند اقرار
ہوئے وان جلوہ افگن جا بجا چار

زمین نور قدم سے کی مجلے
ہوا کیدار ناتھ اسم معلے

ادھیاے سینتالیسوان بیان ظہور بھیم ایشور لنگ کا

نگاہ لطف ہو شمبھو ادھر بھی
او اسنے جنبش ابرو ادھر بھی
مہاراج ادھراج افسر اودھ کے
سری رگھنا تھ جی سرور اودھ کے

لیے فوج و سپاہ قوی تن
سوئے لنکا ہوئے نخچیر افگن
تہ خنجر کیا ہر اہرمن کو
کیا نابود دیو کمبکرن کو

قضارا اوسکی عورت خوف جان سے
پسر کو اپنے لیکے بھاگی میان سے
حواس ہوش پران جان عالم ہوش
ہوئی وہ سنج بیت پر فروش

ہوا فرزند بھیم اسکا جوان جب
ہوئے لرزان زمین آسمان سب
ولید خلق ور بہتان تن ہوا وہ
پلنگ آزار شیر افگن ہوا وہ

کہین اک دن بصد تکرار اوسنے
کیا مادر سے استفسار اوسنے
پدر کے قوم کو نام و نشان کو
عزیز و اقربا کو خاندان کو

غرض اوسنے بصد سوز نہانی
سنائی سب جو گذری تھی کہانی
لگا کہنے وہ سنکر آہ جان سوز
عوض مین دیوتون سے لونگا یکروز

یون ہین برباد سب گھر کر دون گا
مٹا دونگا تہ خنجر کر دون گا
کھڑے ہو کر غرض اک پا سے اوسنے
لگائی لو سری برہما سے اوسنے

سہا نظارہ افگن سوئے خورشید
کہ بدلی شام غم سے صبح امید
سری برہما نے درشن دیکر اوسکو
بنایا صاحب زور و زر اوسکو

دعا کی مالک بھیم ہون مین
سر سر آرائی ہفت اقلیم ہون مین
دعا صاحب ہو گئی تب اوسکی مقبول
ہوا بربادی خلقت مین مشغول

مقام کامروپ مین وہ ستمگار
گیا اک دن برائے عزم پیکار
کیا حاکم اسیر قید خانہ
ہوا خود قابض مال و خزانہ

مگر حاکم اوسی حالت مین پر شور
پرستش شمبھو کی کرتا تھا شب و روز
رکھون نے دیوتون کی ہوئے مضطر
گذارش کی سدا شیو جی سے جا کر

کہ دیو بھیم نے آفت مچائی
نظر آتی نہین شکل رہائی
ضرر ہی بھیم سے غم سے زبان ہے
خیال آبرو ہے خوف جان ہے

کہا حاکم وہان کا ہے نکو ذات
پرستش قید مین کرتا ہے دن رات
چھڑا دینگے اوسے بند گران سے
اوسے نابود کر دینگے جہان سے

غضبناک ہو کہا ہے وہ اہل تزویر
گیا جب بھیس اندر لیکے شمشیر
کہا تو پوچھتا ہے کسکو ناکام
زبان پہ ہے تری کس شخص کا نام

وہ بولا نام شب و سد زبان ہے
جو ہر دم قاتل گردن کشان ہے
یہ سنکر طیش سے بولا وہ پر شور
لڑین گر آکر شمبھو ہے زور ور

یہ کہکر لنگ پر خنجر جو مارا
ہوئی فوراً سدا شیو آشکارا
کیا اوس دیو بد باطن کو نابود
ہوئے سب دیوتا منت کو خوشنود

اوسی جا پر کیا شمبھو نے آرام
میان خلق بھیم ایشر ہوا نام

ملا یہ فیض گوتم سے جو پانی
رکھون کی عورتین سب کی بہ غم
بنی وہ دشمن خونخوار گوتم
کہا گو تمکو کچھ رنج و الم ہو
تمھین بیفائدہ غم ہی حسد ہے
تمھین بھی کچھ نہ کچھ ہوگا ضرر بیش
کہی تھی کھیت پر گوتم قضا کار
اوٹھا کر ایک گوتم نی پر کاہ
یہ عالم دیکھکر نالان ہوئی رکھ
کہا یہ بھیا ہے تند خو ہے
کہا روپوش ہو سکن ہی ٹل جا
عداوت پر فلک دشمن جہان تہا
رکھون کی پاس پھر آئی کئی روز
جواب الودہ گوتم جی کو پاکر
ہمیشہ دلمین تفکر کار رکھو دھیان
دلی آخر سداشیو جی کی درشن
قدم کی خاک کو سر پر چڑھایا
کہا شب نی بعث اندوہ کین ہو
اور سبھی یون کہا گوتم نی ای آنند
سداشیو جی بھی سنکر یہ گفتار
کہا تب سی مہارانی نی اور دم
پی خلقت گوارا کر کی تکلیف

ہوئی سب ہمکنار شادمانی
اور سجدہ کر زلف سان ہوئی تھی پیچ
ہوئی سب در پے آزار گوتم
زبان ہو خوف ہو نقصان غم ہو
خیال خام ہی ناحق کو کدہی
مثل ہے چاہ کن راچاہ در پیش
لکہ تھی وہ نقش پیشانی ہی آ جائے
کو گوہر یا کہ سی پھیکا ہو گا
مثال آئینہ حیران ہوئی رکھ
غریق بحر عصیان ہی عدو ہے
ہمارا یہ وسوسہ دیت مکل حسا
زمین پر پانون رکھدینا گران تھا
اب سبھی کی یہ تقریر غم اندوز
رکھون نی یون کہا تب مسکرا کر
کرو حاصل سری گنگا کی اشنان
دکھایا آکر اپنا روی روشن
بجای سرمہ آنکھون مین لگایا
کسی صورت سی تم مجرم نہین ہو
گزارش خدمت عالی مین ہی اور
سری گنگا جنا سی لین لمو دا
رکھیشر ہین گنہگار دو عالم
ہمین پر آپ بھی رکھیے کا لفتر

تب برتارن گوتم جو بیتاب
نہایت ایکدن جھنجھلا کی سب نے
غرض احسان گوتم کو گئی بھول
سری گنیت ہوئی یون گرم تدبیر
پی گوتم جنا کو شی نہین خوب
پہ مصر دیکھا تو فوراً ہو گئی غذا
پہ سری گنیت نی گوتم کو دیا راہ
پہ گری فوراً وہ شکل مردہ ہو کر
اور ہر یہ غرق دریای ندامت
برای جرم دل راغب ہی اسکا
چلی اوس کوہ سی گوتم نکلکر
عذاب لاحقہ سے شرمگین وہ
زبس ہی شرم دامنگیر مجکو
کر کوایا جائگی تم پار تھہ بنا دو
غرض گوتم نے پھر حسب ہدایت
مقدر یاوری پر پا کر اپنا
کھلے وہ دیدہ مخفی و ظاہر
رکھیشر ہین مگر آکو وہ جرم
مجھے ہی خواہش اشنان گنگا
دعا گوتم نی کی پھر باندہ کر ہاتھ
کبھی درشن اپنے حاصل ہونگی
کہا ہم بھی اسی جا پر رہینگے

کنار چشمہ جاتی تھی پی آب
شکایت کی رکھون نے جا کی سب نے
ہوئے سب طاعت گنپت مین مشغول
پی گوتم نہین واجب ہے تعزیر
عبث احسان فراموشی نہین خوب
پذیرا کی دعای مستمندان
بنی فوراً وہ شکل مادہ گاؤ
گری جسطرح گل پژمردہ ہو کر
اودھر حاسد تھی سر گرم ملامت
نہین منہ دیکھنا واجب ہے اسکا
ٹلی وہ جسطرح جاتی سی تھی پھر
ہوی اک دشت مین مسکن گزین وہ
بتاوین آپ کچھ تدبیر مجکو
سداشیو جی کی آگی سر جھکا کر
بذوق دل پرستش کی بجا لا
رکھا شنبھو کے قدمون پر سر اپنا
کہ تھی خاک قدم کحل الجواہر
بنی بغض و حسد سے تو وہ جرم
ہمیشہ دل کو ہی ارمان گنگا
سری گنگا اسی جا پر رہا ن نہا
یہ عفو جرم سے قابل ہوئے تھے
بھلا کیسے جدا کیونکر رہین گے

اوتیاہی باون بیان مہاتم تربنک ناتھہ مہادیو جی کا

بیشہ آرزوی دل بر آئے
رکھیشر آئی سب جوش طرب سے
گزارش کی براہ انکساری

ہمارا مطلب کامل بر آئے
ہوئی حاضر پی درشن کو سب
اگر ہی یہ آرزوی دل ہماری

سداشیو جب ہوئے وان جلوہ آرا
جو خاک پاک اوس پر تھی زمین پر
سری گنگا ہمین پہ جلوہ گر ہو

تو چمکا تیرہ بختون کا ستارا
لگا تی صورت صندل جبین پر
مسرت سی جن دلشاد ہون

کہا اسمین سراسر کسر شان ہی / قیام دائمی ممکن کہاں ہے
کہ جبتک مشتری یا بہار حد ہو / فلک کی داخل برج اسد ہو
جو ہین اوسدن سی ایام مقرر / سری گنگا وہان رہتی ہین آکر
امید مکت پہ جاتی ہی خلقت / جہان کی دولتین پاتی ہی خلقت
جناب شیو بولی مسکرا کر / سنو سب اس کتھا کو دل لگا کر
یہ قدرت کی نئی امر سے ہویدا / ہوئین اک نخل گولر سی ہویدا
کہا یہ ہین بدافعال و جفا کوش / شریر و مفسد و احسان فراموش
کرین سب برہمہ گر دپیٹ کی تپش [illegible] / کئی مطلب سی پر ہون جبتیا و دامن
مہا ارگی او سیدم حسب اقرار

رکھوں نی پھر گذارش کی بتکرار / کہ ہر کل سنرا یون ہمسی اقرار
ہمیشہ اس جگہ آیا کرین آپ / کرم خلقت پہ فرمایا کرین آپ
سدا شیو جی ہین رہتی ہین پر ور / ہوئی تب سے تربنک ناتھ مشہور
رکھیشر کہتے ہین ای صاحب اقبال / کہو اون حاسدون کا ہی کیا حال
سری گنگا ہوئین گوتم سی خوشنود / کہ ہین حاجت روا اہل مقصود
پی درشن جو حاسد آئی تھے گھر سی / سری گنگا ہوئین غایب نظر سی
اگر یہ یکصد و یکبار جائین / پی درشن بلا تکرار جائین
بجا لائی سب ارشاد مطلع / جبین خاک قدم سی کی مجلی
ہوئین اک کشت گوتم سی نمودار

ادہیای تیرہ بیان ظہور بیدناتھیشر لنگ کا

ہمیشہ صرف جان ہو یاد شنبہو / رہون مین مورد امداد شنبہو
ہوا وہ گرم طاعت زیر کیلاس / جلائی آتش سوزان چہتیا اس
کیا فرق وہم کا جب ارادہ / ہوا جوش طرب شب کو زیادہ
دعا اون نی مانگی ہو کی خورسند / رہون مین ساری عالم پر ظفرمند
سدا شیو جی نی پہر راہ عطا سے / کیا راضی قبول مدعا سے
نہایت اونکو اندیشہ مین پاکر / دیی درشن سری نارد نی آکر
سری نارد یہ بولی ہو کی خوشنود / کرینگی ہم عیان کچھ شکل بہبود
وہ دریک صورت اقبال آیا / او بسے مہر سے استقبال آیا
کہا نارد نی ای دیوونکی سرتاج / رہی سر پر ہمیشہ جلوہ گر تاج
کہا شنبہو نی وہ سمجھا مجھی پور / ملون پہیل و مان کو صورت معین
کہا مینی نہین تم جلوہ گر ہو / مثال آئینہ پیش نظر ہو

کوئی راون تھا اک دیو بد انجام / کہ جسکا سحر کہے شہرہ عالم
چڑہائی اپنی سر بالای بارتہ / کہ تا حاصل ہو دنیا مین ارتہ
دکھایا چہرۂ انور کا پرتو / وہ دوسرا وسکی جو چڑہایا [illegible]
عطا ہو طاقت زور آزمائی / قیامت تک کرون فرمان روائی
ہوئی شب دیوتون کو صورت یاس / ہوئی سب غرقہ دریائی وسواس
سنایا اونکو سب مضمون خاطر / ترود تھا جو پیرامون خاطر
خراماں خانہ راون مین آئی / صبا جیسی کہ گلشن مین آئی
بٹھایا مسند زیبا پہ اونکو / حریر و قاقم و دیبا پہ اونکو
عیان ہی رخ پہ آثار شگفتہ / کہو کچھ جس سے اسرار نہفتہ
فلک اسدم میری نغری سی کہجای / زمین کی اب تو مٹی مین مل جای
اسی جا پر کیا شنبہو نی آرام / جہان مین بیدناتھیشر ہوا نام

ادہیای چودہ بیان ظہور ناگیش لنگ کا

سدا شیو جی قبول آرزو ہو / نہاں طبع مین وحدت کی بو ہو
مبارک ہون تمہین افضال شنکر / مجھے معلوم ہی احوال شنکر
زیادہ پی گئی ہون گے ہوس مین / مری ہی ہونگی نہ گوری جی کی بس مین

سنی نارد نی راون کی کہانی / ہوئی گویا بصد شیرین زبانی
ولیکن آج کچھ بیرنگ تھا رنگ / ہوا شاید زیادہ نشہ بھنگ
علاوہ اسکی شنکر جی کا سن مین / زوال عقل و بیہوشی کی دن ہین

نہین اسکے قول مین طرز درستی | کہ ہے اعضاے تن مین اوسکی سستی
یونہین اکثر براہ مہربانی | وہ کہتے ہین کلام لن ترانی
زبان تقصیر مین نہین ہے | برابر جنبش لب مین نہین ہے
اوٹھالو تم اگر ہاتھون پہ کیلاس | یقین آئی نہین خاطر کی وسواس
غرض جو اونکے دلمین طیش کھا کر | اوٹھایا مسکن شبھو کو جاکر
سدا شیو نے یہ فرمایا غضب سے | خطا سرزد ہوئی اس بی ادب سے
تنزل پر غرور دل ہوا اسکا | نمایان خلق مین قائل ہوا سکا
زبس ہی سوت کو جوش ترحم | بذوق دل ہوئی سرگرم تکلم

دونون ہاتھہ راون کی دب جانا نیچی کیلاس کی

کہ دارک نام اک راکھشس تھا کوئی | جسی تھی اوسماہی کینہ جوئی
زن اوسکی دیوتی تھی دارکا نام | بد و بد طینت و بد ظن بد انجام
ستاون دن وہ کیونکر آفت دہر | کہ چونسٹھہ کوس کا تھا رقبہ شہر
نہایت خلق مین آفت مچائی | رکھشون نے آخرش ایسی دوہائی
پہ چھپی سب مسکن آوت رکھہ مین | پناہ دامن آوت رکھہ مین
کہار رکھہ نے جو دیوان دہلیا | سیان جگ ہوئنگی ترنہ انداز
تو ہونگے سر بریدہ مثل قطرہ | ستین کی صورت حرف غلطہ
غرض سب کہہ سرا قرار پرستش | ہوئی سرگرم آغاز پرستش
مسلح لیکے باہم فوج جرار | سر دشمن پہ پہنچی پھر یکبار
لگی تب مشورت کرنی ستمگر | سہین اس آفت تازہ سی کیونکر
جو تھی وہ دارکا فتنہ کی بانی | ہوئی سرگرم تقریر زبانی
کہ ہی بہتر یہ وجہ ہرون ہر ادا | عبث ہی شکل مسلوب اسکو ہی
جو تھی مین تابع فرمان گوری | ملا تھا مجھکو یون بردان گوری
اوڑالیجاؤن مین مسکن اپنا | بچالون تخت و سنگاسن گوا اپنا
رہو پانی کی اندر ملکے باہم | نہو گا فوج دشمن کا تمھین غم
غرض سنکر کلام دلنشین جو | ہوئی دریا مین مسکن گزین جو
غریق بحر بیتابی رہی سب | مثال مردم آبی رہی سب
نظر آتا جو دریا مین مسافر | میان آب لیجاتے تھی کافر

بس امید پسر بالکل نہین ہے
سنا آرزو مین گل سنین ہے
یہ ہی منت کی میوہ انمین تیری
سہو گی شمع کاشانی مین تیری

سنا جبدم یہ اونے کلمۂ درد
ہوئی گرم سخن پھر کرم سرد
کہ واجب دوسری شادی ہی تمکو
مناسب خانہ آبادی ہے تمکو

بہ تکرار الغرض شوہر کو بیاہا
طریق نیک بختی کو نباہا
مگر وہ حق پرست و پارسا تھی
تب پیر تا زن تو کتخدا تھی

بصدق دل سدا یار تھہ بناکر
پسر جن کرتی اک چشمہ مین جاکر
پس از چندی عبادت کا ملا پہل
گلستان سعادت کا ملا پہل

ہوئی خوش دیکھکر سب زن و مرد
دلونسے مٹ گیا اندیشہ و درد
اوسی نے پایا کسی رشک چمن سے
کیا پیوند نسرین سمن سے

زن اول کو لیکن تھا بڑا رشک
بہائے چشم تر سے گوہر اشک
پسر کو وقت شب غفلت مین مارا
کیا سخت جگر کو پارہ پارا

سحر کو وہ زن پاکیزہ دامن
ہوئی مشغول پر سرگرم شیون
یکایک صبح کو برپا ہوا غل
چراغ خانۂ عابد ہوا گل

مگر اوسنی نکی کچھ آہ و زاری
نہ کی سوگ پسر مین اشکباری
کہا منظور شیو شنکر یہی ہے
جو ہونا تھا ہوا بہتر یہی ہے

فقط دنیا ہی دو دن ہے عالم خواب
حباب زندگی ہی نقش بر آب
گئی چشمہ پہ پھر وہ غیرت حور
پھری بعد از پسر جن شاد و مسرور

ہوا فرزند چشمہ سے نمودار
کیا فی الفور مادر کو نمسکار
مگر اوسکو نہ شادی تھی نہ غم تھا
خیال مرضی شبو دمبدم تھا

سری شمبہو ہوئے تب آگی موجود
دکھایا جلوۂ رخ ہوکی خوشنود
کہا تو لائق جود و کرم ہے
ہماری راہ مین ثابت قدم ہے

پسر پیش نظر تیرا ہی موجود
کیا جسکو زن اول نے نابود
وہ ہی اب واجب التعزیر پاپی
کرون ترسول اقدس سے تہ تیغا

کہا اوسنی بس اب عفو خطا ہو
صفت تب ہے جو مجرم پر عطا ہو
تمنا ہی اسی جا پر رہین آپ
غریبون پر کرم گستر رہین آپ

رہی رونق فزا شبہو وہان پہ
ہوئی دہمیس مشہور جہان پہ
سدا شو جی برای نیکنامی
عنایت ہو گیا ہی نیکنامی

ادھیائی ستاون بیان مین ہرناکشب اور پرہلاد کے

عتاب سوت مین سرگرم گفتار
سنو کیفیت نرسنگہ اوتار
سلف مین تھا اک بیکنٹہ جی کا نام
نہایت پاک طینت اہل اکرام

جناب بشن کی دربان دو تھے
بڑے ذی رتبہ و عالی گہر تھے
روایت ہے کہ سنکادک کسی روز
ہوئی وان اتفاقا جلوہ افروز

ولیکن کہا کے دربانون نے دھوکا
بخوف بشن سنکادک کو روکا
کہ ہی یہ عین وقت استراحت
محل عیش کو ہو گی قباحت

جناب بشن جی آرام مین ہین
مقرب اپنی اپنی کام مین ہین
غرض روکا جو سنکادک کو بیباک
دعا دی اونکو تب ہوکر غضبناک

کہ ہو تم قربت بیگانگان سی
رہو اس دولت عظمی سی محجور
کہا پھر کسطرح اوبکار ہوگا
ہمارا کب یہ بیڑا پار ہوگا

کہا جسدم گذر جا تین جنم سا
سمیپ ہو تمہین پھر قربت دوام
رہوگی یہ سر کین بشن سے گر
تو ہو گی تین جنمون مین مظفر

کہا ہم پر یہ ہی جاپش ہو گئے
خوشی سی آگی حاضر باش ہو کے
ہوئی کشپ کی گھر پیدا وہ ناکام
ہرن کشپ و ہرناکچھ تھا نام

ہوئے بعد اوسکی راون کمبھ کرن
سیان لنگ تھی جلوہ فکن وہ
ہوا پھر دنت بکر اک صاحب مال
ہوا وہ دوسرا عالم مین شسپال

سنو اب حال ہرناکچھ کا تم
کیا یا جسنے عالم مین تلاطم
یہ اوسکا عالم طفلی مین تھا زور
کہ تھا پیل دمان کو ریچہ مور

زمین کو صورت بستر لپیٹا
برنگ کاغذ بہ زیر بیسیتا
بغل مین داب کر وہ خود فراموش
ہوا تحت الثرا مین جا کے روپوش

جناب بشن جی تب ہو کی آگاہ
گئی پانی کی اندر شکل باراہ
کہا نارو سی اوسدم ازرہ ہوش
کہ تا قتل عدو پائی کرے گوش

گئی پھر خود بدولت زیر پاتال
رہی گرم وغا تا پنچصد سال
تری ہی آئی خشکی مین نکلکر
ہوئی روز آزما میدان بکلکر

رہی مدت تلک زور آزمائی — بہم سرگرمی وحشت دکھائی
بھگتا آخرش دل لعین کو — میسر بھگوان کی آئی زمین کو
ہرن کشب ہوا مصروف طاعت — کہ تا حاصل ہو اسکو استطاعت
عبادت کی ہزاروں سال اوسنے — بڑھائی مثل سنبل بال اوسنے
برنگ سبزہ ہر موی بدن تھا — تن اوسکا مسکن زاغ و زغن تھا
سری برہما نی فرمایا کہ بس — شتاب اب ہے اظہار ہوس کر
مقدر پر سہارا ہی جو پایا — تو دیوان نور کا وہ راجہ سب لایا
درندی سی پرندی سی آشتی — و دیتی سی راجہ سان اہل شہری
کبھی ہو زمین یا آسمان پر — ضرر پہونچی نہ ہرگز مرغ جان پر
سحر کو شام کو یا دن کو شب کو — خلل کچھ ہو نہ اس شہ لقب کو
قبول آرزو سے وہ ستمگر — ہوا فرمانروای ہفت کشور
نہ تھی جز بندگی مشکل رہائی — ملک کرتی تھی اوسکی جبہہ سائی
ہوا پیدا پسر گھر اوسکی پہلاد — کیا شغل عبادت صاحب داد
ہوا وہ قابل کسب ہنر جب — کی تعلیم بھیجا سوی مکتب
نہ تھا قائل وہ حرف بے نشان کا — فقط تھا لفظ نارائن زبان پر
کری حرف سخن کو وہ کب یاد — کہ تھا علم لدنی کا تو وہ استاد

پڑھانا معلم کا پہلاد کو ساتھ اور لڑکوں کی

بلا لایا اوسکو مادر نے پدر نے — لگی وہ پند ناشائستہ کرنے
کر شہر نے مال لے لعل و گہر لے — نہ مونہہ سی نام نارائن کا کلے
کہا بھگوان کا جو بہ کرم ہے — نہ بھولونگا میں جب تک دم میں دم ہے
پدر نے الغرض گھر سی نکالا — پسر کو آتش سوزاں میں ڈالا
ہوئی آتش سراپا صورت برف — نہ پہونچی آنچ جلنی کا تو کیا حرف
بہایا جل کی بہہ دریا میں فرزند — سیان گوشہ الوان کیا بند
بضرب تیر خنجر بار اسپر کو — دکھایا جوہر تیغ دوسر کو
مگر کب بند میں غم سے خطر ہو — محافظ بالک عالم اگر ہو
پدر نے اوسکو سمجھایا دوبارا — خودی کو چھوڑ دی طفل خود آرا
سنا سب بن سے ہی عار تجکو — اگر ہے زندگی درکار تجکو
کہا یکساں جبھی لطف و ستم ہے — نہ جینے کی خوشی مرنیکا غم ہی
پدر نے سوی مکتب خانہ بھیجا — برای درس بے تابانہ بھیجا
ہوی پیر وہ اوسکی بندی سب — بنا استاد خود وہ طفل مکتب
معلم کی کیا راجہ سی آگاہ — کہ برتقدیر ہے یہ طفل گمراہ
پسر مکتب کی بھی ناکارہ ہونگی — رہیگا یہ تو سب آوارہ ہونگی

اودھیائی اٹھاون نصیحت کرنا ہرن کشب کا پہلاد کو

زبان ہیں دایما خوانان شمبھو — زبان پہ مدح خوان شان شمبھو
زہی بکار مستی پر طرز پہلاد — ہرن کشب ہوا بے لطف ناشاد
بلالی بزم میں ہم خلوت اوسکی — شریک جلسہ ہم صحبت اوسکی

کہا تم سب رضا جوئی پدر ہو
کرو تلقین اس ناشاد کو تم
کہا اے سرور والا نسب لیک
کہا دیکھا خیال خواب ہی یہ
بوقت شب رہی منزل کی بار
پرستار و زن و ہمشیر و مادر
فقط کام آئینگی اعمال اپنی
ملی تمکو بصد فیض عبارت
پدر نے اوسکو بلوا کر محل مین

مطیع حکم ہو اہل بہشت ہو تم
سکھاؤ جا کی کچھ پہلاد کو تم
نہ کرنا ان باپ سی ترک ادب لیک
بشر کو احتمال خواب ہی یہ
سحر کو اپنی اپنی گھر سدہار
عزیز و اقربا خویش و برادر
یہی ہونگی شریک حال اپنی
جہاں میں عیش عقبیٰ مین سعادت
بٹھایا پھر فہمایش بغل مین

طریق نیک کی پابند ہو تم
وہ لیکر گوشۂ خلوت مین آئی
نہ سرتابی کرو ارشاد پدر سے
جہان کو صورت کاشانہ سمجھو
بسیری کو آئی مرغان شجر ہی
اوٹھا لین تم کی محبت کی نظر سے
کرو تم بھی جدا باتن کا سایا
کہا یون جبکہ اوس عالی نسب نے
کہا کیا ہی زیادہ بشن مین فرق

ترقی مین سعادتمند ہو تم
کہ تا وہ حلقۂ طاعت مین آئی
عدولی کرنہ حکم شاہ سے
پی انسان مسافرخانہ سمجھو
مگر خالی وہ ہنگام سحر ہے
کرینگی ترک الفت سب بسب
رکھو ورد زبان سیتا رام سبکو
گذارش کی مین کسب نسب سے
جو ہی تمکو اونھین کی نام سے نفع

اڈھیائی انسٹھوان ظہور فرمانا نرسنگہ جی کا

سدا شیو نے جسے سرمایۂ فیض
بشر مین دیو مین جن و ملک مین
سماوات مین گنگا مین لعل و گہر مین
جو کی تقریر گستاخی پسر نے
کہا ہان فی الحقیقت بود مین وہ
جو تھی اوسمین بلا شک جلوہ گر وہ
تن بالا یہ شکل شیر نر تھا
ہوئی بیہوش سب دیوان سرشر
پکڑ کر آستان در پہ لا گئے
و مین خون عدو جا ٹار زبان سے
گھٹا غصہ نہ قتل اہرمن سے
کسیکو اسقدر جرأت نہین ہے
سری نرسنگہ جی بولی کہ فرزند
جو دیکھا آپ کا غصہ بدستور
مگر چیون وہی تیور رہی تھی

رہی مچھ پر ہمیشہ سایۂ فیض
سدا تابان مین خورشید فلک مین
شجر مین شاخ مین برگ و ثمر مین
کہا یون عین غصے سے پدر نے
ستون سنگ مین موجود مین وہ
ہوا شق صورت شق القمر وہ
تن زیرین مگر مثل بشر تھا
ہوا از نور آوردان کو عالم عرش
قیامت فتنہ گہ کے سر پہ لا لی
بدن کا ٹا لہو جا طلم زبان سے
عیان تھا شعلۂ آتش دہن سے
ہمین یہ حوصلہ ہمت نہین ہے
ہوا دیدار سے تیری مین خرسند
سری گنبت کو لائی جا کی حجور
نشان جلوۂ محشر وہی تھی
گھٹا غصہ مٹی سب پیچ تابی

کہا پہلاد نی اے دیو پرفن
زمین مین آسمان مین چار سو مین
وہی ہی آتش و آب و ہوا مین
ستون سنگ جو پیش نظر ہے
ستون پر اوسنی اک مارا جو خنجر
ہوئی اک قدرت کامل نمودار
بصد جوش غضب نعرہ جو مارا
دل پیر و جوان تھرا رہی تھی
قریب شام زانو پر پچھاڑا
ولیکن گرم بازار غضب تھا
کہا سب دیوتون نی یون کہ پہلا
غرض وہ دیوتون کو لی گئی ساتھ
پدر کی جا پر اب مسند نشین ہو
تن کلرنگ پر زیبا سر فیل
سدا شیو صورت سیمرغ بن کر
ہوئی نرسنگہ جی غائب شتابی

وہی ہی ہر جگہ پر جلوہ افگن
گلستان مین گلون مین گل کی بو مین
وہی ہی ذرہ و مہر سما مین
وہ اسمین کس جگہ پر جلوہ گر ہے
نمایان ہو گیا آثار محشر
اوسی ساعت ہوئے نرسنگ اوتار
ہوا شور قیامت آشکارا
زمین و آسمان تھرا رہی تھی
جگر کو ناخن اقدس سی پھاڑا
عیان چہرہ پہ آثار غضب تھا
تمھین آگی بڑھو با خاطر شاد
گری قدمون پہ فوراً با جد ہمگر
خوشی سی حاکم روئی زمین ہو
صفت جنکی برون از حد تفصیل
ہوئی خود رونق افزا اوس جگہ پہ

شبیہ ظہور فرمانا سری نرسنگہ جی کا ستون درسی اور مارنا ہرناکش کا

ادہیای ساٹھوان سرگذشت ہبل یعنی صیاد

سدا شیو حاصل علم و ادب ہو
کوئی تھا کوہ سید اچل پہ صیاد
کوئی اک مرد سینیا سے قضا کا
جو تھے گھر مین وہ تنہا یار سیکر
کیا زینت فزای خانہ ہون آتش
در سے وقت شب آئی قضا را
زن اوسکی سوگ مین جلکر ہوئی خاک
کہ ہو ہے جسم آئینہ مین افضل

زن اوسکی عابدہ و فرخندہ بنیاد
ہوا اک روز زینت بخش کہسار
رو کا در بہ مثال حلقہ در
خوشی سی رونق کاشانہ ہوا
کیا اوس میزبان کو پارہ پارہ
سراپا شکل خاکستر ہوئی خاک
یہ مشہور جہان ہو راجہ بل

عبادت شب کی کرتی تھی شب و روز
کہا شب کو کرون اس گھر مین آرام
اودہر سے مالک خانہ جو آیا
غرض مہمان کو رکھا نگہ آگی
جو دیکھا صبح کو زخمی بدن تھا
سدا شیوجی ہوئی راضی
یہ عورت ہوا سی شوہر ہم عقد

دل غمدیدہ کو جوش طرب ہو
رہا کرتی تھی باہم فرحت اندوز
سحر کو ہون سوی منزل سبکگام
بصد تعظیم سینیاسی کو لایا
رہا خود شکل دربان در پہ
سراسر طعمۂ زاغ و زغن تھا
دعا دی اوسکو از راہ عنایت
بہم ہو دولت و مال و زر نقد

ادہیای اکسٹھوان غمگین ہونا پانڈون کا اور آنا بیاس جیو کا فہمایش کے واسطے

رہی ہمیشہ یاد والا
پھٹے وہ پہنچے غم مین قضا را
ملا آخر اونہیں اک خوشنما
وہ سمجھے پانڈون مین اب تخت محتاج
غرض آئی ہو جو دریا قضا کا
ادہی ساعت لے اصحاب دعوت
رہی بھگوان سی یون منع کی

کہ ہو کاشانۂ دلمین اوجالا
جوئی مین سب اثاث البیت یارا
کہ تا قوت ضروری کا ملی صرف
نہوگا بند و بست خورد و نوش آج
ہوئی وہ سب بہیدستی سی لاچار
مہیا کر دیا اسباب دعوت
ہوئی گرم سخن راجہ جد شستہ

جہان مین پانڈون فرمانروا تھے
کسی صحرا مین اک مسکن بنا کر
جو دلمین کورونکو تھی عداوت
لہذا دلمین رکہ بیزار ہوکے
کیا دلمین جناب کشن کا دھیان
برغبت نوشجان فرمائی
کہ کورون ہین ہمارے دشمن جان

بڑے زور آور و کشور کشا تھے
پرستش کی سری سورج کی جا کر
ہو دربا سا کو بھیجا بہر دعوت
سلیے بڈہا تیار ہوکے
ہوئی موجود فورا آگی بھگوان
بصد شادی ہوئی رخصت طلب
بتائیں آپ کچھ تدبیر آسان

کہا پارتھ نہا کر ہو کے مسرور / تردد دل سے سب ہو جاویگا دور
اوسی دم بیاس جی آئی قضارا / اوٹھی تعظیم کو سب محفل آرا

اڈہیاسی یا سٹھوان جانا ارجن کا اندر کیل پربت پر واسطے عبادت کے

سدا شیو نے کہے بہ دل پہ رحمت / ذرا اس مجرم کامل پہ رحمت
ہوے جب بیاس جی مستفسر غم / جدشٹر نے سنایا حال برہم

کہا صد آفرین تم ہو جوان مرد / نہیں ہو شاکی رنج و غم و درد
وہی دانا وہی ہی صاحب صبر / گوارا جو یہ اتنا ہی کرے جبر

کہا ارجن سے ای طفل نکوکار / تمھیں ہو عاقل و ذی فہم و ہشیار
کرو پوجن شیشر ناتھہ جی کی / نمایاں جس سے ہو صورت خوشی کی

تمھیں بست جلد ہے راج ملجائے / جو سب چاہیں تو تخت و تاج ملجائے
مگر بست سی سازش چاہیے / کچھ اونکی بھی نوازش چاہیے

سکھائی اونکو تدبیر پرستش / دکہائی صاف تصویر پرستش
سکھایا منتر اک سوز جگر بھی / اگر چاہیں تو غائب ہوں نظر سے

چلی ارجن وہاں سے تن بہ تقدیر / ہوئی نالان جوان و کودک و پیر
ہر اک نے غم سے پیراہن کیا چاک / گریبان پردہ و دامن کیا چاک

برنگ زلف سنبل منتشر تھے / مثال چشم نرگس منتظر تھے
ہوا جب سوز خاطر آشکارا / جناب بیاس جی آئی دوبارا

جو دشٹر نے کہا تب ہو کی غمگین / کہ ہی ہم سے زمانہ بر سر کین
سبھی سب سلطنت گھربار چھوٹا / اودھر ارجن سا نیکوکار چھوٹا

گوارا دوری تنہائی نہیں ہے / نہیں تاب شکیبائی نہیں ہے
جہان میں آج تک نسل بشر سے / ہوا ہوگا نہ یوں آوارہ گھر سے

زمانی میں نہیں دلگیر کوئی / نہوگا ایسا بد تقدیر کوئی
کہا گو کہ بہت سے صاحب تخت / ہوے ہیں مبتلائے صدمۂ سخت

کوئی ہر چند تھا اک صاحب تاج / ہوا وہ گردش گردون سے محتاج
مگر حاصل دوائے غم بھی ہوگی / کسی دن انتہائی غم بھی ہوگی

اودھر ارجن ہوئی مشغول طاعت / مقرر کرلیا معمول طاعت
کہا یوں اندر نے تب ہو کی خوشنود / کہ یہ ہوگا ترا ارمان مقصود

کرو پوجا سدا شیو جی کی دن رات / بنی دم بھر میں سب بگڑی ہوئی بات
سدا شیو اپنی جوشش دل کا صدقہ / عطا ہو قدرت کامل کا صدقہ

اوسٹھی ترسٹھوان مارا جانا موک دیت کا ارجن کے ہاتھ سے

جناب اندر نے شبھو سے کی غرض / کہ ہی امداد ارجن واجب الفرض
کہا ارجن پہ ہوگی مہربانے / ملی کا انتقام جانفشانے

ہوئی اندوہگیں ارجن کے حاسد / برای جنگ بھیجا دیو فاسد
بہ شکل خوک وہ دیو جفاکار / ہوا پھر جا بجا ارجن نمودار

کہا ارجن نی یہ کیسی بلا ہے / کہ ہنگام زمین میں زلزلہ ہے
مگر شاید کسی دشمن نی بھیجا / برای جنگ درجودہن نی بھیجا

کمان و تیر لیکر پھر وہ جرار / ہوئی آکر مقابل بہیر کار
سدا شیو جی پئے امداد پہنچے / بدل کر صورت صیاد پہنچے

درندے کانپ اوٹھے نعرہ جو مارا / ہوئی تشویش ارجن کو دوبارا
تصور یوں کیا پھر دل میں بارے / محافظ ہیں سدا شیو جی ہمارے

اودھر گوشے سے وہ نخچیر نکلا / اودھر شیو کا کمان سے تیر نکلا
اوسی دم ٹوٹ کر شست و تن و فرق / ہوا غرق زمین مجروح صورت برق

جو بان ارجن نے بھی مارا لعین پر / گرا وہ توڑ کر سینہ زمین پر
سدا شیو رحمت کامل ادھر بھی / نگاہ واقع مشکل ادھر بھی

اوتیاسی چونسٹھوان قصد بھیجنا سداشیو جی کا ارجن کے نمائش کو

ہوئی حیرت سدا شیو جی چکو / تلاش تیر میں بھیجا کسیکو
ادھر ارجن اودھر وہ اہل تدبیر / چلی دونوں برابر صورت تیر

اوٹھایا بان گن بخ کھا کے بوکا / غضب سے راہ ارجن نی روکا
کہا اس تیر سے ہو دست بردار / نہ چھینا اسکو وہ ہو گی بے خبردار

کری موجود تو پہ دیپ و نیبید — کہ ہو جس سے منور شمع امید — سوا ہر مرتبہ مین ہو مخاطب — دو چند انسان کو جلا ہی ہو جب

دعا مانگی بوقت صبح دل شاد — رہی مجکو تری شام و سحر یاد — بس جن کر کی پھر تو جا نہائے — غذائی خوشنما کھانے کھلائے

اگر ہر ماہ کی چودس کو یکساں — رکھی یہ برت افضل خارج البال — کری اودیاپن اوسکا شاد و مسرور — رہی وہ دولت دنیا سی معمور

سدا شیو جی براہ چارہ سازی — ادھر بھی ہو نگاہ سرفرازی

اودھیای اکہترواں بیان اودیاپن شیوات کا

بروز برت شیو شنکر نہائے — زمین صاف پر چوکا لگائے

رکھی چو پوہ کلس پھر گرد منڈ — ولیکن ایک ہو رقبے کے اندر — کلس ہر ایک پر آب صاف ہو — منڈھا اک جامۂ شفاف سے ہو

رکھی پھر نقد زر کچھ ہر کلس پر — کہ ہی یہ فرض ہر اہل ہوس پر — چراغ سیم رقبہ مین جلائے — نکرتا صبح گل ہونے نپائے

کلس پہ مورتین رکھین شیوجی کی — سری گوری جہارانی کی ہر کی — پرستش پھر کری اہل ارادت — دعا مانگی بس از شغل عبادت

کہ پوجا اونکی مقبول ہو جائے — نگاہ عاطفت مبذول ہو جائے — بقدر مقدرت خیرات زردی — غریبوں کو زر و لعل و گہر دی

اودھیای بہترواں جہاتم شیورات کا مفصل

سدا شیو دیجیے گنج عیش — رہی پیش نظر آئینۂ عیش — کسی صحرا مین اک رہتا تھا صیاد — شریر و پیشہ وردی کا اوستاد

جہڑ آیا اتفاقاً روز شیورات — تلاش قوت مین نکلا وہ بد ذات — بگولی کیطرح دن بھر کیا گشت — رہا مثل صبا آوارۂ دشت

ایک ہرن کا پانی پینا تالاب مین اور صیاد کا تیر کھینچنا بیل کی درخت سے مارنیکے ارادہ سے

کہین پہ بیل کا اک نخل باب — نظر آیا کنار چشمۂ آب — بغرض عزم شکار جانور پر — خوشی سی پھول کر بیٹھا شجر پر

کہین اک مادۂ آہو جو بیتاب — کنار چشمہ پر آئی پی آب — بلا کی طرح مفسد سر پر آیا — نہ پر تحمل نہ جھنجھلا کر آیا

جو تھا مفتی ہم آہو زمین پر — ہوا قائم یہ شکل لنگ شنکر — قضا را جنبش جسم شجر سے — گری یا پتہ پر اک پتی شجر سی

کہا مادہ نے ای صیاد دانا — ترا عزم نہانے مینے جانا — مجھے کچھ زندگی کا غم نہین ہے — جہان مین اعتبار دم نہین ہے

وجود خلق مشت خاک سی ہی — بنا اک قطرۂ ناپاک سی ہی — مقام درد و غمناکی نہین ہے — قیام جامۂ خاکی نہین ہے

یہ قالب ایک دن نابود ہوگا
زمین مین رایگان بی سود ہوگا

مگر سمجھے سقدر یاور اپنا
کسی کے کام آجائے سر اپنا

اجازت دیجیے گھر مین سدھیون
پناہ دامن خواہر مین پہونچون

ابھی آتی ہون ای صیاد دم لے
براہ راستی قول و قسم سے

جو تھے وہ پنجۂ اہل ہوس مین
ہوئی رخصت ہزاران کشمکش مین

قضا را اوسکی اک ہمشیرہ نوزاد
اوسی چشمہ پہ آئی جانب گرو

سر پارتہ پہ جیسے فتنہ گر سے
گرین پھر نیان شاخ شجر سے

وہی اوسنی بھی بیٹا اپنا کیا نذر
کہا خدمت مین آونگی بلا عذر

ہوا جب اختتام دو پہر شب
قسم کھا کر وہ صحرا کو گئی تب

تلاش مادہ مین پھر بہ لب جو
برنگ بوی مشک آیا خود آہو

شجر سے جب کی صیاد نی جست
گری بارہ یہ کچھ بیچا سر دست

بدستور اوسکو سمجھا کر بجھا کر
ملا گھر مادہ آہو سے جاکر

کہا ہر ایک نی حال زار اپنا
سنایا قصۂ اقرار اپنا

جو تھے وہ جانور قولونکے سچے
دیے آہو نی ہمسایہ کو بچے

چلے آخر وہ تینون مادہ و نر
ہوئی حاضر کنار چشمۂ تر

کہا لو صادق الاقرار ہین ہم
سپرد جان سے تیار ہین ہم

سحر کی اوٹھا وہ مثل چشم مخمور
گری یارہ یہ کچھ بیتی بدستور

ہوا پھر بر سر الفت جو صیاد
کیا اون لوگ گرفتارون کو آزاد

سداشیوجی ہوئی ستو لیے راہی
ہوئی اوس مجرم کامل سی آہی

کہا لو جا مری چارون پہر کی
اطاعت تونے تا وقت سحر کی

نیز نام و نشان قائم رہیگا
ابد تک خاندان قائم رہیگا

غرض صیاد کے مادر پدر کو
عزیز و اقربا دختر و پسر کو

پس مردن سوے کیلاس بھیجا
میان خلد بے وسواس بھیجا

برہمن تھا کوئی مرد حمیدہ
دئی حق نی اوسی دو نور دیدہ

پسر خدمت مین حاضر باش تھا ایک
مگر آوارہ و عیاش تھا ایک

جو حاکم ہوشیار و اہل فن تھا
بصدق دل مرید برہمن تھا

کسی دن کرکی اقرار سخن کچھ
کیا زیور سپرد برہمن کچھ

ہوا وہ جانب مسکن روانہ
کیا زیور سپرد اہل خانہ

پسر نے لے کے مال بے بہا کو
بذوق دل دیا اک بیسوا کو

بہن کنگن وہ محفل مین جو آئی
مکمل اوسنے دست آوری پائی

برہمن سے جو مانگا زیور زر
وہ آیا جانب کاشانہ پھر کر

بہت کی جستجو لیکن نہ پایا
خجالت سی پھر آکر سر جھکایا

اوسی دم ستاے دکھلاکے زیور
کہی کیفیت فرزند ابتر

سنی جب سرگذشت نور دیدہ
ہوا وہ صورت دامن کشیدہ

گرا وہ اشک سان چشم پدر سے
نکالا طفل آوارہ کو گھر سے

بروز برت شنکر وہ بد افعال
ہوا فاقہ کشی سی سخت بے حال

تلاش قوت مین پھرتا تھا پر درد
بیابان در بیابان صورت گرد

شوالہ تھا کوئی مکان پرستش
مہیا جسمین سامان پرستش

گیا وہ معبد اقدس مین ڈرتا
مثل ہے سچ کہ مرتا کیا نہ کرتا

چراغ اوسنے بچشم و سر جلایا
میان رقبۂ مندر جلایا

ہوئی غافل جو ارباب پرستش
چورایا اوسنی اسباب پرستش

سقدر جاگ کر سویا جو یکبار
ہوئی وہ سب لبسان فتنہ بیدار

لگی پیہم جو اوس پر تیر چلنے
لیا آغوش پھیلا کر اجل نے

گن شمبھو اوسی دم آکی پہونچے
اودھر یم لوگ سی جم آکی پہونچے

ہوا تب انفصال شور و شر سے
کہ ہو فرمانروا اول بشر سے

پس مردن سزاوار کرم ہو
حصول مکت بھی اگلی جنم ہو

غرض شمبھو نی بخشی بادشاہی
عطا کی نعمت عالم پناہی

عجب بار دگر توفیق بخشی
مقام خلد کی جاگیر بخشی

ادھیای تہتروان ۷۳ تعریف سداشیوجی کی

سداشیو حاصل نطق زبان ہو
کہ تا اک شمہ بخشش عیان ہو

جناب سوت جی یون ہین سخن سنج
کہی وصف سداشیو دافع رنج

کرامات اونکی ہی اظہر من الشمس
ہر اک بات اونکی ہی اظہر من الشمس

ملک کو باوجود نکتہ دانی
سدا ہی ادعای بی زبانی